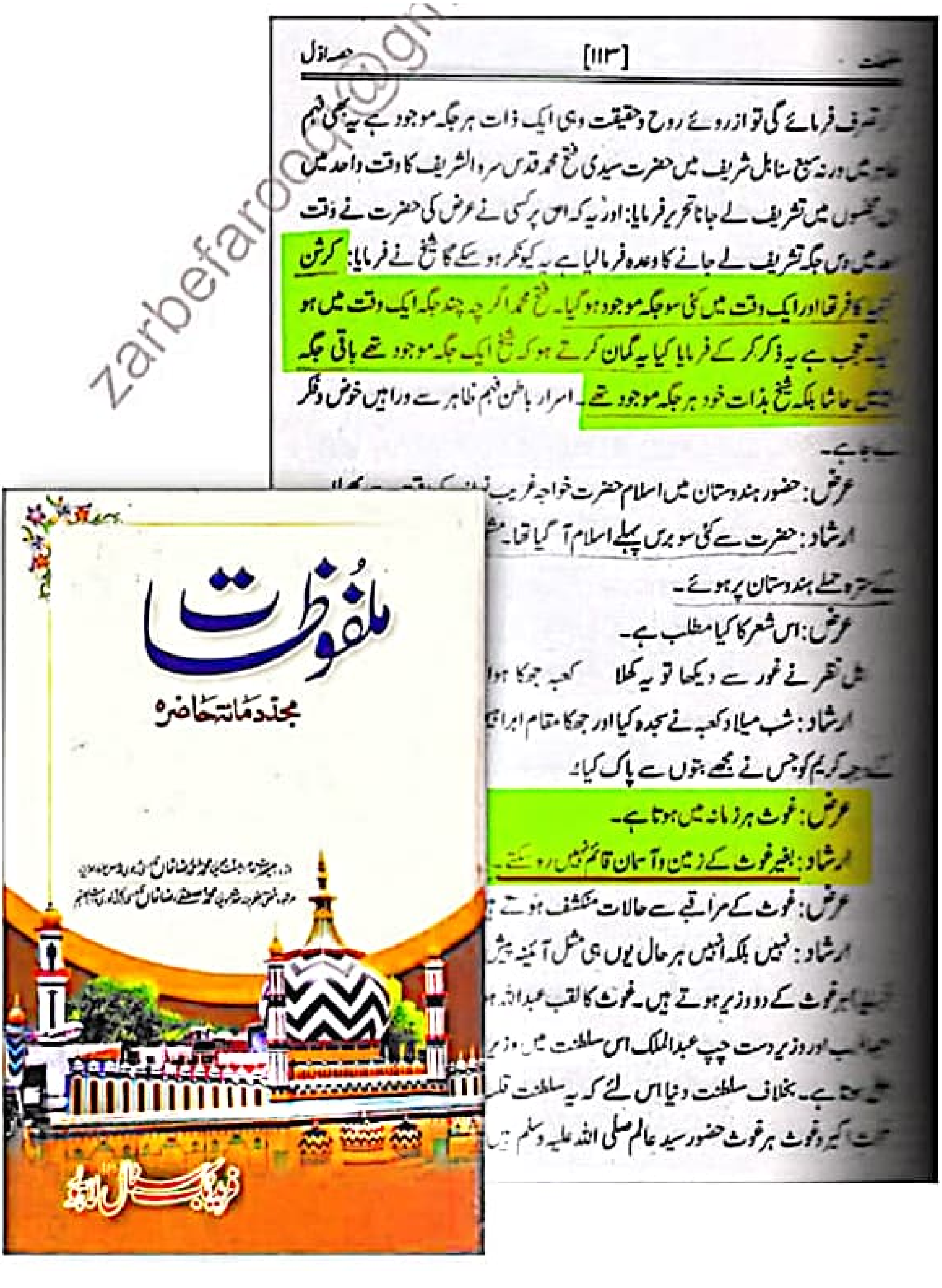

zarbefarooq@gm

تصرف فرمائے گی تو از روئے روح وحقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے یہ بھی فہم میں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا: اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت میں دس جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرمالیا ہے یہ کیونکر ہو سکے گا شیخ نے فرمایا: کرشن وہ کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ فتح محمد اگر چہ چند جگہ ایک وقت میں ہو تو تعجب ہے یہ ذکر کر کے فرمایا کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ نہیں حاشا بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے۔ اسرار باطن فہم ظاہر سے وراء ہیں خوض وفکر سے جدا ہے۔

عرض: حضور ہندوستان میں اسلام حضرت خواجہ غریب

ارشاد: حضرت سے کئی سو برس پہلے اسلام آ گیا تھا۔

کے حملے ہندوستان پر ہوئے۔

عرض: اس شعر کا کیا مطلب ہے۔

شل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا کعبہ جھکا ہوا

ارشاد: شب میلاد کعبہ نے سجدہ کیا اور جھکا مقام ابراہیم

جد کریم کو جس نے مجھے بتوں سے پاک کیا۔

عرض: غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔

ارشاد: بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

عرض: غوث کے مراقبے سے حالات منکشف ہوتے

ارشاد: نہیں بلکہ انہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب عبد اللہ ہو لقب اور وزیر دست چپ عبد الملک اس سلطنت میں وزیر ہوتا ہے۔ بخلاف سلطنت دنیا اس لئے کہ یہ سلطنت قلب اکبر وغوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات

مجدد مائۃ حاضرہ

فرید بک سٹال لاہور

القرآن الکریم
مع ترجمہ
کنز الایمان
تفسیر
نور العرفان

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
دوسرے کا دشمن

قَالَ فِيهَا تَحْ
فرمایا اسی میں جیو

آدَمَ قَدْ أَنْزَلْ
آدم کی اولاد بے شک ہم نے

لِبَاسُ التَّقْوَىٰ
اور پرہیزگاری کا لباس

يَذَّكَّرُونَ ﴿٢٦﴾
وہ نصیحت مانیں

مِنَ الْجَنَّةِ
کو بہشت سے نکالا

يَرَاكُمْ هُوَ
وہ اور اس کا کنبہ تمہیں

الشَّيَاطِينَ أَوْ
شیطانوں کو ان کا

قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُ
تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا تم فرماؤ بے شک اللہ بے

بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ قُلْ أَمَرَ رَبِّي
حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں تم فرماؤ میرے رب

بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ
نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾ فَرِيقًا هَدَىٰ
نرے اس کے بندے ہوکر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ایک فرقے کو راہ دکھائی

● شیطان انسان کا اور انسان شیطان کا یا بعض انسان بعض کے کافر [illegible] مومن کافر کے دشمن ہیں ● یعنی انسان اور شیاطین کا مقام زمین ہے مگر عارضی۔ پھر بعد موت شیاطین اور ان کے ساتھیوں کا اصل مقام دوزخ ہوگا۔ مومنوں کا دائمی مقام جنت ہوگا۔ ● [illegible] کے دن یہ رب کا قانون ہے مگر قدرت یہ بھی ہے کہ بعض کو قیامت میں زمین سے نہ اٹھائے جیسے حضرت ادریس علیہ السلام کو وہ یہاں سے وفات پاکر جنت میں پہنچ گئے اور اب مع جسم وہاں زندہ ہیں۔ وہاں سے نہ نکلیں گے۔ رب فرماتا ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم: ۵۷) لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر رہنا عارضی ہے۔ پھر آپ زمین پر تشریف لائیں گے یہاں ہی وفات پائیں گے۔ یہاں سے ہی اٹھیں گے۔ ● اس سے معلوم ہوا کہ لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا۔ فرشتے اور دیگر مخلوق اس سے علیحدہ ہیں۔ جنات اگر لباس پہنتے ہوں تو وہ انسان کی نقل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ستر کا لباس پہننا فرض ہے اور لباس زینت پہننا مستحب۔ ● یعنی رب نے تین طرح کے لباس اتارے۔ دو جسمانی ایک روحانی جسمانی لباس بعض تو ستر عورت کے لئے بعض زینت کے لئے ہیں دونوں اچھے ہیں۔ اور روحانی لباس ایمان و تقویٰ اعمال صالحہ ہیں۔ یہ تمام لباس آسمان سے اترے ہیں کیونکہ بارش سے روئی اون اور ریشم ہوتی ہے۔ یہ بارش آسمان سے آتی ہے اور وحی سے تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔ وحی بھی آسمان سے آتی ہے۔ ● اس میں مومن کافر ولی عالم پرہیزگار سب سے خطاب ہے۔ کوئی اپنے کو ابلیس سے محفوظ نہ جانے ● یعنی حضرت آدم و حوا کے ستر ایک دوسرے کو نظر پڑے بے پردگی کے ساتھ۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ فرشتوں اور جنات وغیرہ سے پردہ نہیں۔ پردہ صرف انسانوں سے ہے۔ دوسرے یہ کہ خاوند بیوی بھی ایک دوسرے

منزل ۲

[illegible] ● [illegible]

لوگوں کو دیکھتے ہیں لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔ جہاں کسی نے کسی جگہ اچھے کام کا ارادہ کیا اسے اس کی نیت کی خبر ہوگئی فوراً بہکایا۔ جب رب نے گمراہ گر کو اتنا علم دیا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم ﷺ جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا تاکہ وہ ہدایت سے محروم نہ ہوں افسوس ان پر ہے جو شیطان کی وسعت علم و نظر کا اقرار کریں اور حضور ﷺ کے لئے انکاری ہوجائیں ● معلوم ہوا کہ شیطان اولیاء من دون اللہ ہے۔ جہاں ولی من دون اللہ کی برائی آتی ہے وہاں شیطان مراد ہے نہ کہ انبیاء و اولیاء یا بت [illegible] ● [illegible] شیطان [illegible] کفار کا دوست ہے [illegible] در حقیقت کفار کا بھی دوست نہیں وہ تو ہر انسان کا دشمن ہے لہٰذا یہ آیت اس آیت کے خلاف نہیں جس میں فرمایا گیا کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ وہاں حقیقت ذکر ہے اور یہاں ظاہری حال کا ● جیسے عورتوں مردوں کا ننگے ہوکر طواف کرنا اور بے پردگی وغیرہ بے غیرتی کے کام ● اس سے معلوم ہوا کہ جاہل بقیہ برصفحہ ۱۹۱

انوارِ ساطعہ
مصنفہ
حضرت علامہ مولانا عبدالسمیع انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ
مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

براہین قاطعہ کے رد میں لکھی جانے والی مدلل اور بے مثال کتاب

انوار ساطعہ

Marfat.com

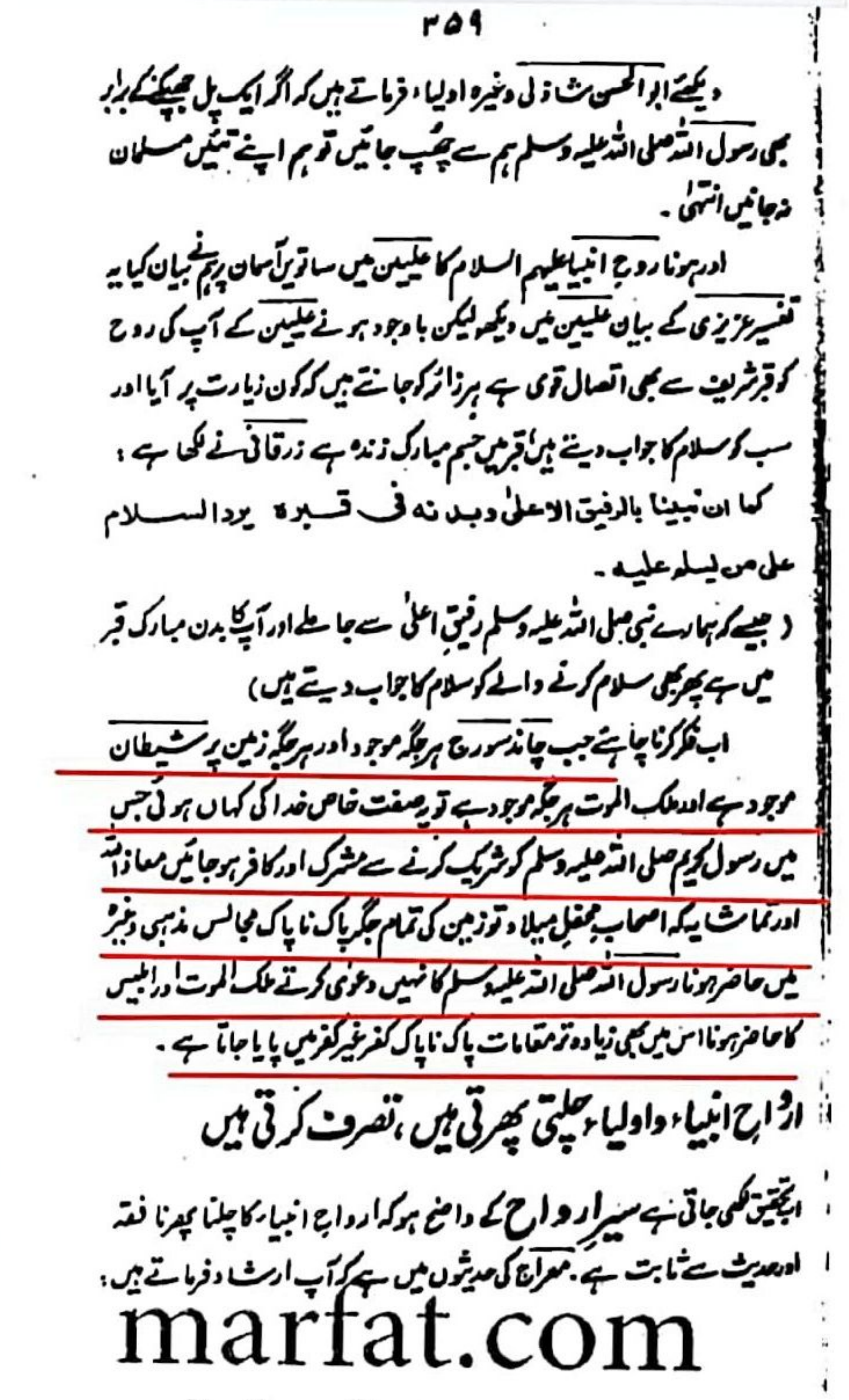

دیکھئے ابوالحسن شاذلی وغیرہ اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک پل جھپکنے کے برابر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چھپ جائیں تو ہم اپنے تئیں مسلمان نہ جانیں انتہٰی ۔

اور ہونا روحِ انبیا علیہم السلام کا علیین میں ساتویں آسمان پر ہم نے بیان کیا یہ تفسیر عزیزی کے بیان علیین میں دیکھو لیکن باوجود ہونے علیین کے آپ کی روح کو قبر شریف سے بھی اتصال قوی ہے ہر زائر کو جانتے ہیں کہ کون زیارت پر آیا اور سب کو سلام کا جواب دیتے ہیں، قبر میں جسم مبارک زندہ ہے زرقانی نے لکھا ہے ؛

کما ان نبینا بالرفیق الاعلیٰ وبدنہ فی قبرہ یرد السلام علی من یسلم علیہ ۔

(جیسے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے اور آپ کا بدن مبارک قبر میں ہے پھر بھی سلام کرنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں)

اب فکر کرنا چاہئے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کرنے سے مشرک اور کافر ہو جائیں معاذ اللہ اور تماشا یہ کہ اصحابِ محفلِ میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس میں بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے ۔

ارواحِ انبیاء واولیاء چلتی پھرتی ہیں، تصرف کرتی ہیں

اب تحقیق لکھی جاتی ہے سیرِ ارواح کے واضح ہو کہ ارواحِ انبیاء کا چلنا پھرنا فقہ اور حدیث سے ثابت ہے ۔ معراج کی حدیثوں میں ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں :

marfat.com

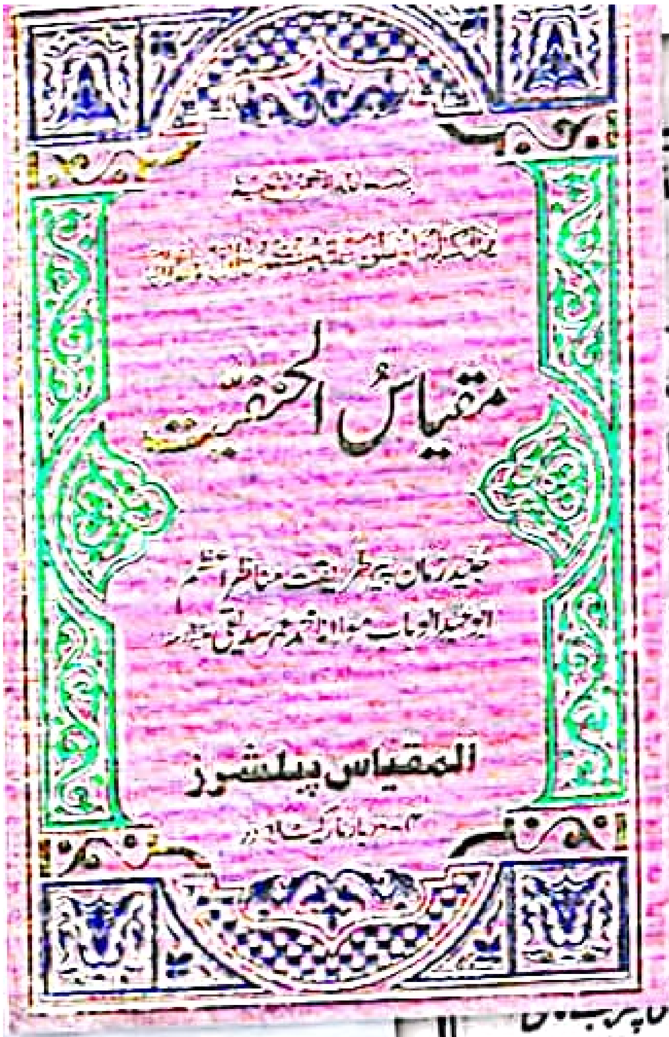

مقیاس الحنفیت

مجدد زمان پیر طریقت مناظر اعظم
ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی

المقیاس پبلشرز

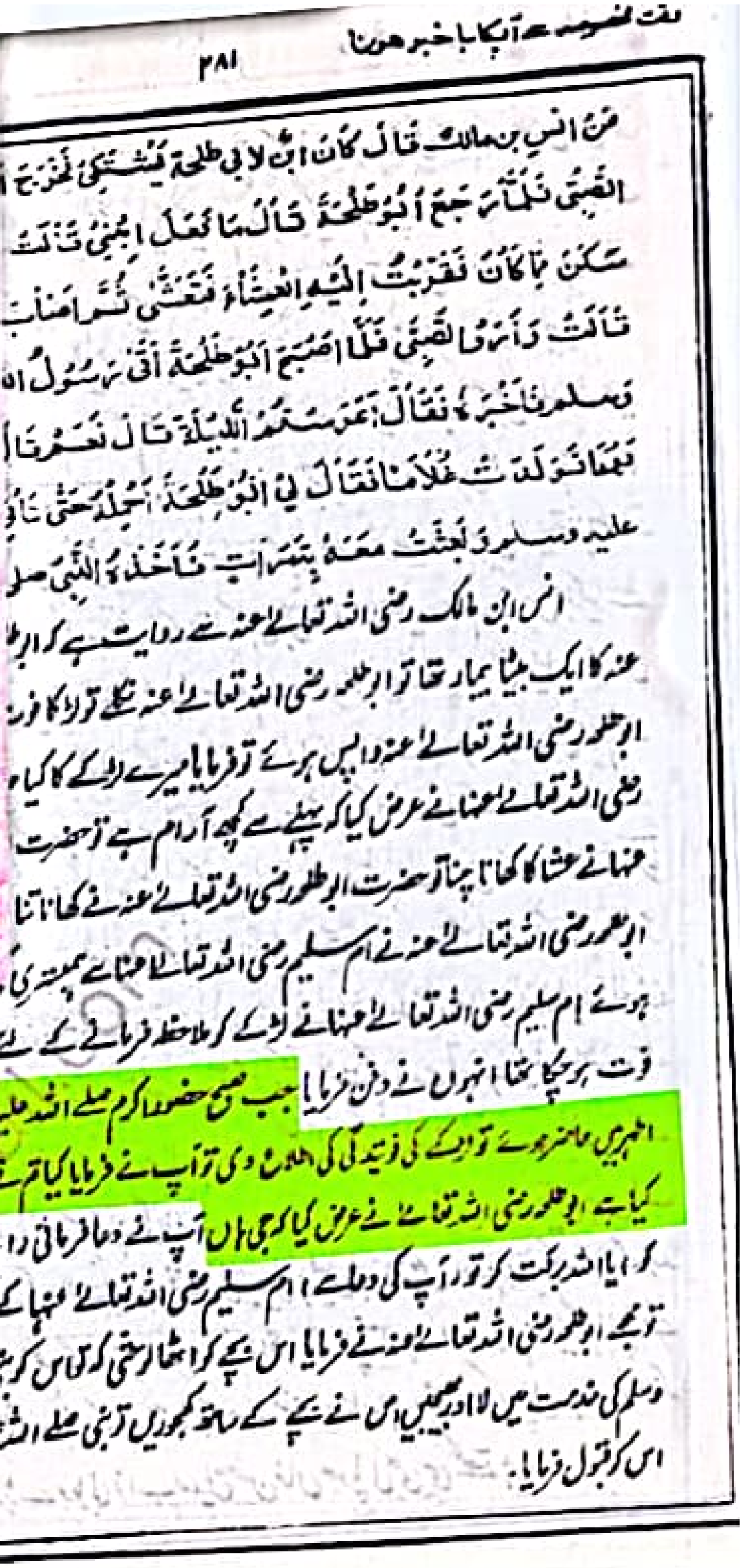

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أ
الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ
سَكَنَ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ
قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ ال
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ ا
لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَل

انس ابن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ ابو ط
عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نکلے تو لڑکا فو
ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ واپس ہوئے تو فرمایا میرے لڑکے کا کیا
رضی اللہ تعالٰے عنہا نے عرض کیا کہ پہلے سے کچھ آرام ہے تو حضرت
عنہا نے عشا کا کھانا چنا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کھانا کھا
ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالٰے عنہا سے ہمبستری کی اور جب فا
ہوئے ام سلیم رضی اللہ تعالٰے عنہا نے لڑکے کو ملاحظہ فرمانے کے لیے عرض کیا تو وہ
فوت ہو چکا تھا انہوں نے دفن فرمایا جب صبح حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار
اطہر میں حاضر ہوئے تو لڑکے کی زندگی کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے رات کو جماع
کیا ہے ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰے نے عرض کیا کہ جی ہاں آپ نے دعا فرمائی ایسے صابرین شاکرین
کو یا اللہ برکت کر تو آپ کی دعا سے ام سلیم رضی اللہ تعالٰے عنہا کے گھر لڑکا پیدا ہوا
تو مجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا اس بچے کو اٹھا رکھو حتی کہ اس کو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں لا اور بھیجیں اس نے بچے کے ساتھ کھجوریں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
اس کو قبول فرمایا۔

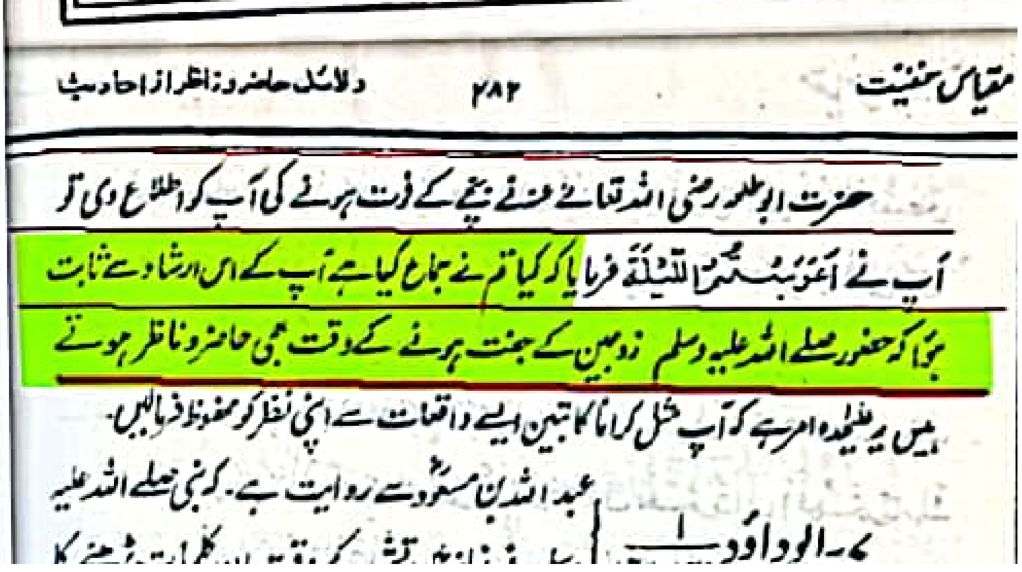

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے بیٹے کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو
آپ نے أَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ فرمایا کہ کیا تم نے جماع کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے ثابت
ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے
ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ مثل کراما کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمالیں۔

عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ

۱
۲۔ ابوداؤد

احمد رضا خان بریلوی کی تقریظ

انوارِ ساطعہ
مصنفہ
حضرت علامہ مولانا عبدالسمیع انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ
مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ
لاہور

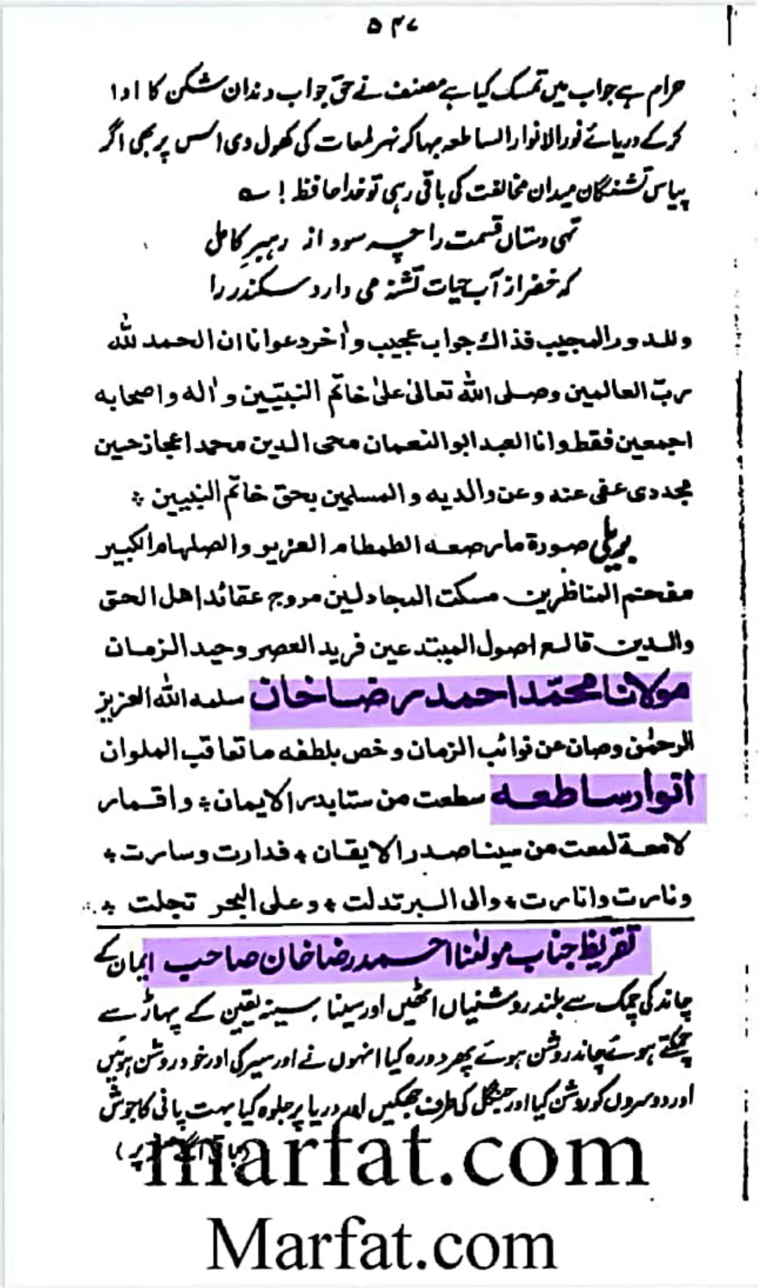

حرام ہے جواب میں تمسک کیا ہے مصنف نے حق جواب دندان شکن کا ادا کرکے دریائے نورالانوار الساطعہ بہاکر نہر لمعات کی کھول دی اس پر بھی اگر پیاس تشنگان میدان مخالفت کی باقی رہی تو خدا حافظ ! سہ

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیات تشنہ می دارد سکندر را

ولله در المجیب فذاك جواب عجیب وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین وصلی الله تعالیٰ علیٰ خاتم النبیین وآله واصحابه اجمعین فقط وانا العبد ابو النعمان محی الدین محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنه وعن والدیه والمسلمین بحق خاتم النبیین ؛

بریلی صورة مارقمه الطمطام العزیز والصلهام الکبیر مفحم المناظرین مسکت المجادلین مروج عقائد اهل الحق والدین قالع اصول المبتدعین فرید العصر وحید الزمان **مولانا محمد احمد رضا خان** سلمه الله العزیز الرحمٰن وصان عن نوائب الزمان وخص بلطفه ما تعاقب الملوان **انوار ساطعه** سطعت من ستائر الایمان ؛ واقمار لامعة لمعت من سینا صدر الایقان ؛ فدارت وسارت ؛ ونارت وانارت ؛ والی البر تدلت ؛ وعلی البحر تجلت ؛

تقریظ جناب مولنا احمد رضا خان صاحب ایمان کے چاند کی چمک سے بلند روشنیاں اٹھیں اور سینا بسینہ یقین کے پہاڑ سے چمکتے ہوئے چاند روشن ہوئے پھر دورہ کیا انہوں نے اور سیر کی اور خود روشن ہوئیں اور دوسروں کو روشن کیا اور جنگل کی طرف جھکیں اور دریا پر جلوہ کیا بہت پانی کا جوش [illegible]

marfat.com
Marfat.com

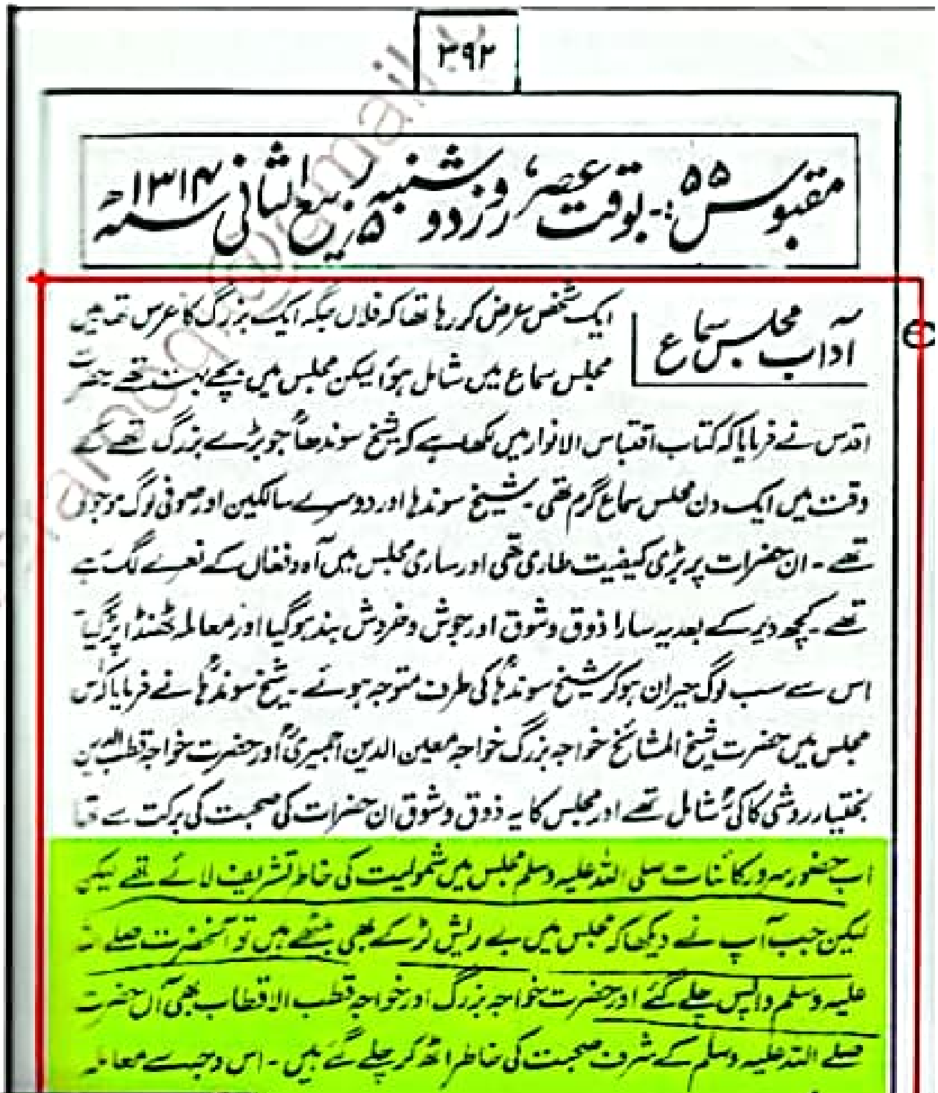

۳۹۲

مقبوس ۵۵:- بوقت عصر، روز دو شنبہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

آداب مجلس سماع

ایک شخص عرض کر رہا تھا کہ فلاں جگہ ایک بزرگ کا عرس تھا میں مجلس سماع میں شامل ہوا لیکن مجلس میں بچے بیٹھے تھے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ کتاب اقتباس الانوار میں لکھا ہے کہ شیخ سوندھاؒ جو بڑے بزرگ تھے کے وقت میں ایک دن مجلس سماع گرم تھی۔ شیخ سوندھا اور دوسرے سالکین اور صوفی لوگ موجود تھے۔ ان حضرات پر بڑی کیفیت طاری تھی اور ساری مجلس میں آہ و فغاں کے نعرے لگ رہے تھے۔ کچھ دیر کے بعد یہ سارا ذوق وشوق اور جوش وخروش بند ہوگیا اور معاملہ ٹھنڈا پڑگیا۔ اس سے سب لوگ حیران ہوکر شیخ سوندھاؒ کی طرف متوجہ ہوئے۔ شیخ سوندھاؒ نے فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت شیخ المشائخ خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین اجمیریؒ اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار روشی کاکیؒ شامل تھے اور مجلس کا یہ ذوق وشوق ان حضرات کی صحبت کی برکت سے تھا اب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں شمولیت کی خاطر تشریف لائے تھے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ مجلس میں بے ریش لڑکے بھی بیٹھے ہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور حضرت خواجہ بزرگ اور خواجہ قطب الاقطاب بھی آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کی خاطر اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ اس وجہ سے معاملہ سرد پڑگیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ ایک دن کوٹ مٹھن شریف میں حضرت
الروضہ (حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل قدس سرہٗ) کے عرس کے موق
قدس سرہٗ کی طبیعت ناساز تھی۔ آپ نے حضرت خواجہ فخر جہاں
آپ چلے جائیں۔ جب آپ مجلس میں داخل ہوئے تو ایک شخص پ
کر رقص کرنے لگا۔ اس حالت میں پہلے اس نے عمامہ (پگڑی)
اس کے بعد چادر اور چادر کے بعد کرتہ اور کرتہ کے بعد شلوار کی نوبت

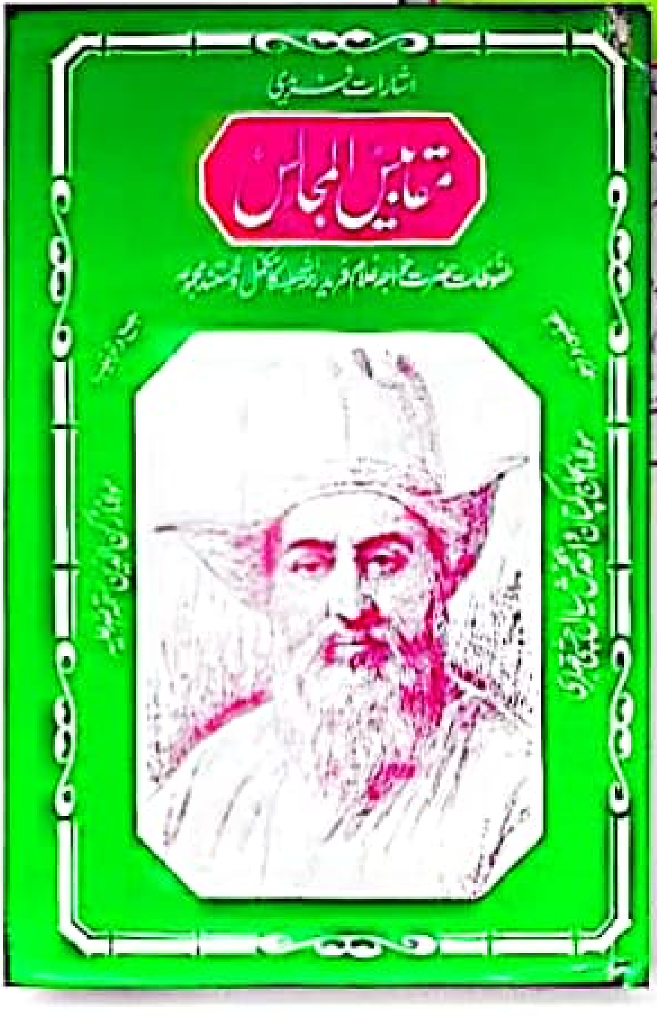
اشارات فریدی
مقابیس المجالس
ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لے جاتے تھے، راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی۔ یہ نظر اول تھی، بلا قصد تھی، دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی، اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیر و مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو کر! انہیں سیدی احمد سجلماسی کے دو بیویاں تھیں، سیدی عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کو جاگتے دوسری سے ہمبستری کی، یہ نہیں چاہیے۔ عرض کیا: حضور اس وقت وہ سوتی تھی۔ فرمایا: سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈالی تھی۔ عرض کیا: حضور کس طرح علم ہوا۔ فرمایا: جہاں وہ سورہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا۔ عرض کیا: ہاں ایک پلنگ خالی تو فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

عرض: بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے۔

ارشاد: اگر ایک دن کا بچہ ہو ولی کی اجازت سے بیعت ہو

عرض: اثبات ہلال میں تار پر اعتماد ہوگا یا نہیں!

ارشاد: میرا رسالہ "ازکی الاہلال" ملاحظہ فرمایئے جس میں ہلال میں تار اور خط کی خبر معتبر نہیں لیکن گنگوہی صاحب نے معتبر کو اس پر یہ استدلال مضحکہ اطفال تراشا کہ تحریر معتبر ہے اور تحریر تحریر ہے تو گویا ان بزرگوار کے نزدیک تار بھیجنے والا اتنے حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ان کا یہ فتویٰ ہمار مر... ہے۔ الخط یشبہ الخط اور الخط لا یعمل بہ کے طویل بانس سے وہ خبر بھیجنے والا نہیں لکھتا کہ اس کا خط آپ آنت بانس تار بابو کے ہاتھ میں ہے جو شخص مجہول اور اکثر کفار شدہ۔

عرض: حضور قطب کی طرف پاؤں کرنے کی کیا ممانعت فرما

ارشاد: یہ مسئلہ جہلا میں بہت مشہور ہے۔ قطب عوام میں ای کے قریب ہے تو تارے تو چاروں طرف ہیں کسی طرف پاؤں

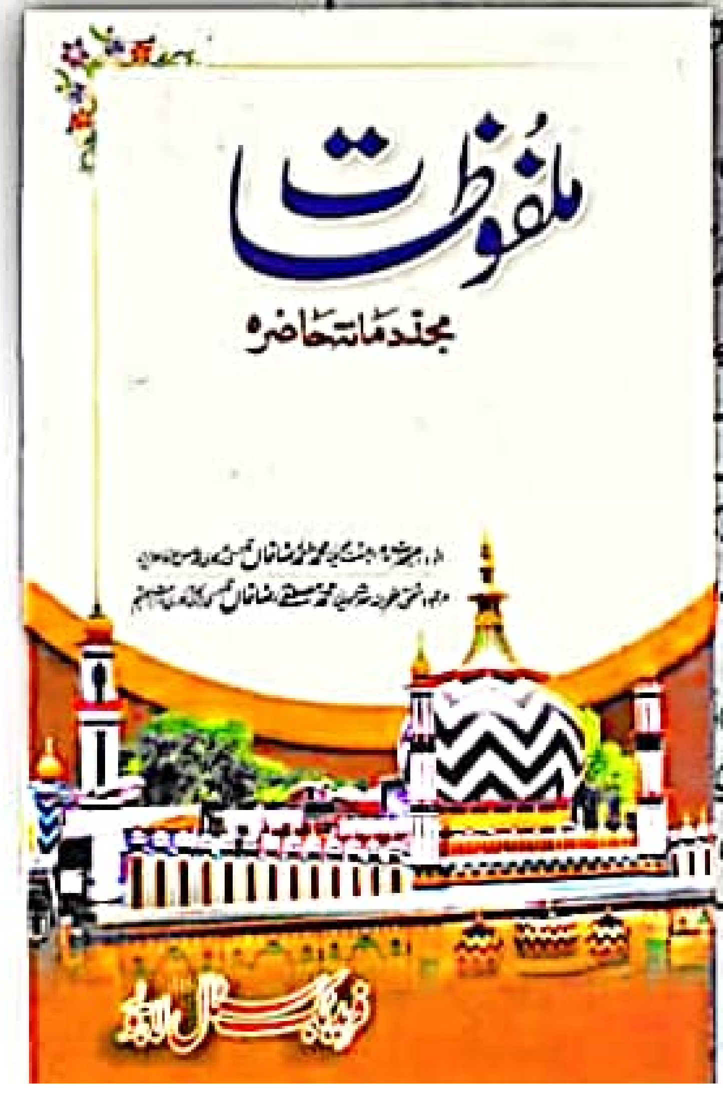

ملفوظات

مجدد مائۃ حاضرہ

رضاخانیوں کا عقیدہ حضور ﷺ بدکاری اور بد فعلی کا بھی مشاہدہ فرما رہے ہیں

Razakhaniyon ka aqeedah Huzoor ﷺ Badkari aur Bad feli ko bhi dekhte hain

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ جس جگہ کوئی زنا کر رہا ہے جس جگہ کوئی رشوت حاصل کر رہا ہے جس جگہ کوئی شراب نوش کر رہا ہے جس جگہ کوئی بدکاری کر رہا ہے یا خلوت میں بدفعلی کر رہا ہے یا چوری کر رہا ہے حضور ﷺ اس کے شاہد ہیں، حضور مشاہدہ فرما رہیں ہیں،

Razakhaniyo ka aqeeda hai ki jis jaga koi chori kar raha hai ya sharab pi raha hai ya zina kar raha hai ya badkari aur badfeli kar raha hai huzoor ﷺ usko dekhte hain.

طارق انصاری

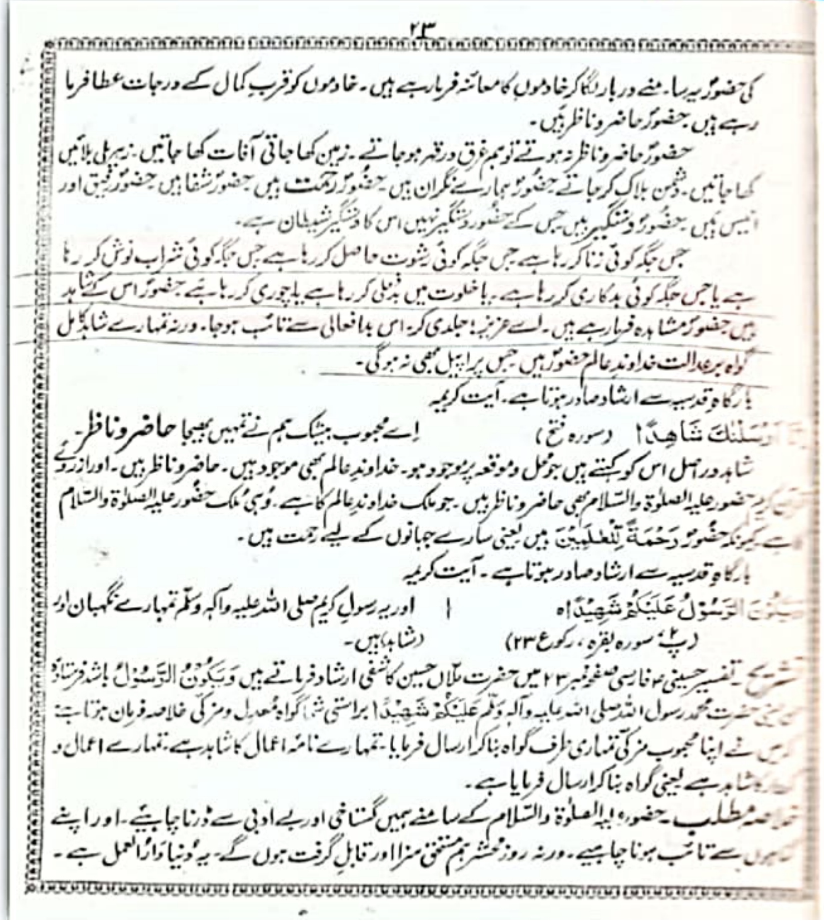

کہ حضورؐ یہ سامنے دربار لگا کر خادموں کا معائنہ فرما رہے ہیں۔ خادموں کو قرب کمال کے درجات عطا فرما رہے ہیں۔ حضورؐ حاضر و ناظر ہیں۔

حضورؐ حاضر و ناظر نہ ہوتے تو ہم غرق در قعر ہو جاتے۔ زمین کھا جاتی آفات کھا جاتیں۔ زہریلی بلائیں کھا جاتیں۔ دشمن ہلاک کر جاتے۔ حضورؐ ہمارے نگران ہیں۔ حضورؐ رحمت ہیں۔ حضورؐ شفا ہیں۔ حضورؐ رفیق اور انیس ہیں۔ حضورؐ دستگیر ہیں۔ جس کے حضورؐ دستگیر نہیں اس کا دستگیر شیطان ہے۔

جس جگہ کوئی زنا کر رہا ہے۔ جس جگہ کوئی رشوت حاصل کر رہا ہے۔ جس جگہ کوئی شراب نوش کر رہا ہے یا جس جگہ کوئی بدکاری کر رہا ہے۔ یا خلوت میں بدفعلی کر رہا ہے یا چوری کر رہا ہے۔ حضورؐ اس کے شاہد ہیں۔ حضورؐ مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ اے عزیز! جلدی کر۔ اس بدافعالی سے تائب ہو جا۔ ورنہ تمہارے شاہد کامل گواہ بر عدالت خداوند عالم حضورؐ ہیں۔ جس پر اپیل بھی نہ ہو گی۔

بارگاہ قدسیہ سے ارشاد صادر ہوتا ہے۔ آیت کریمہ

سلنٰک شَاهِدًا (سورہ فتح) اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بھیجا **حاضر و ناظر**۔

شاہد در اصل اس کو کہتے ہیں جو محل و موقعہ پر موجود ہو۔ خداوند عالم بھی موجود ہیں۔ حاضر و ناظر ہیں۔ اور از روئے ر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حاضر و ناظر ہیں۔ جو ملک خداوند عالم کا ہے۔ وہی ملک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ے کیونکہ حضورؐ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہیں یعنی سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔

بارگاہ قدسیہ سے ارشاد صادر ہوتا ہے۔ آیت کریمہ

الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا (پ ۲ سورہ بقرہ، رکوع ۲۳) | اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے نگہبان اور (شاہد) ہیں۔

تشریح۔ تفسیر حسینی مو فارسی صفحہ نمبر ۲۳ میں حضرت ملاں حسین کاشفی ارشاد فرماتے ہیں وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ باشد فرستادہ ت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا براستی شما گواہ معدل و مزکی خلاصہ فرمان ہوتا ہے ں نے اپنا محبوب مزکی تمہاری طرف گواہ بنا کر ارسال فرمایا۔ تمہارے نامہ اعمال کا شاہد ہے۔ تمہارے اعمال و شاہد ہے یعنی گواہ بنا کر ارسال فرمایا ہے۔

مطلب۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ہمیں گستاخی اور بے ادبی سے ڈرنا چاہیے۔ اور اپنے ہوں سے تائب ہونا چاہیے۔ ورنہ روز محشر ہم مستحق سزا اور قابل گرفت ہوں گے۔ یہ دنیا دار العمل ہے۔

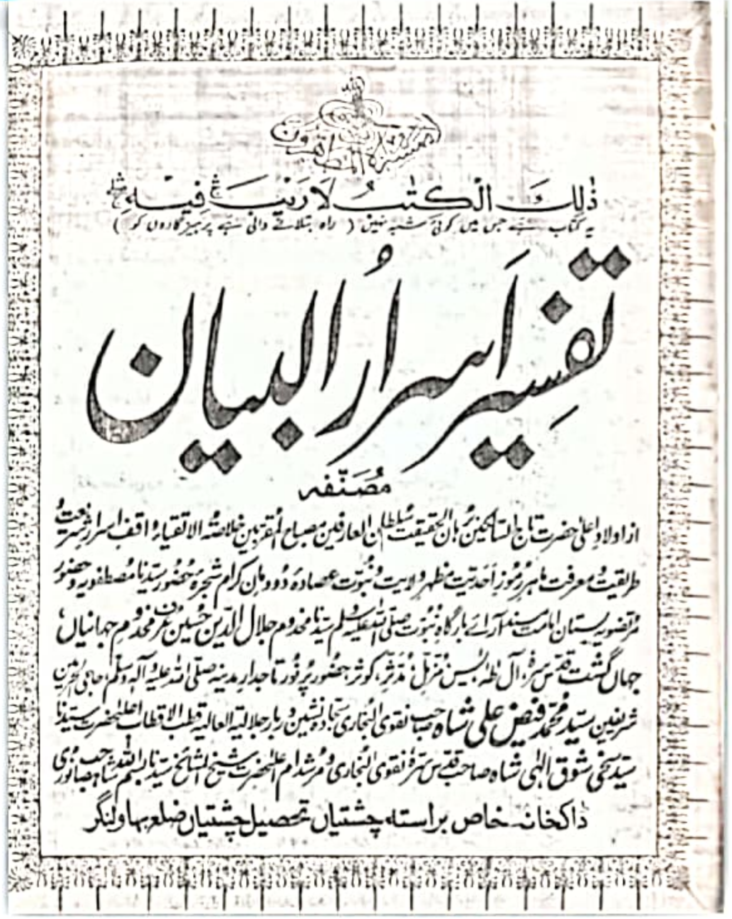

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ
یہ کتاب ہے جس میں کوئی شبہ نہیں (راہ بتلانے والی ہے پرہیزگاروں کو)

تفسیر اسرار البیان

مصنفہ

از اولادِ اعلیٰ حضرت تاج السالکین برہان الحقیقت سلطان العارفین مصباح المقربین خلاصۃ الاتقیاء واقف اسرار شریعت و طریقت و معرفت ماہر رموز احدیت مظہر ولایت و نبوت عصارہ دودمان کرام شجرہ منصور سیدنا مصطفویہ و حضور مرتضویہ بستان امامت سنمار آرائے بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا مخدوم جلال الدین حسین عرف مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہٗ آل طٰہٰ و یٰسین تنزیل مدثر، کوثر حضور پرنور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجی الحرمین شریفین سید **محمد فیض علی شاہ** صاحب نقوی البخاری سجادہ نشین دربار جلالیہ العالیہ قطب الاقطاب اعلیٰحضرت سیدنا سید سخی شوق الٰہی شاہ صاحب قدس سرہٗ نقوی البخاری و مرشدم اعلیٰحضرت شیخ المشائخ سیدنا [illegible] شاہ صاحب [illegible]

ڈاکخانہ خاص براستہ چشتیاں تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

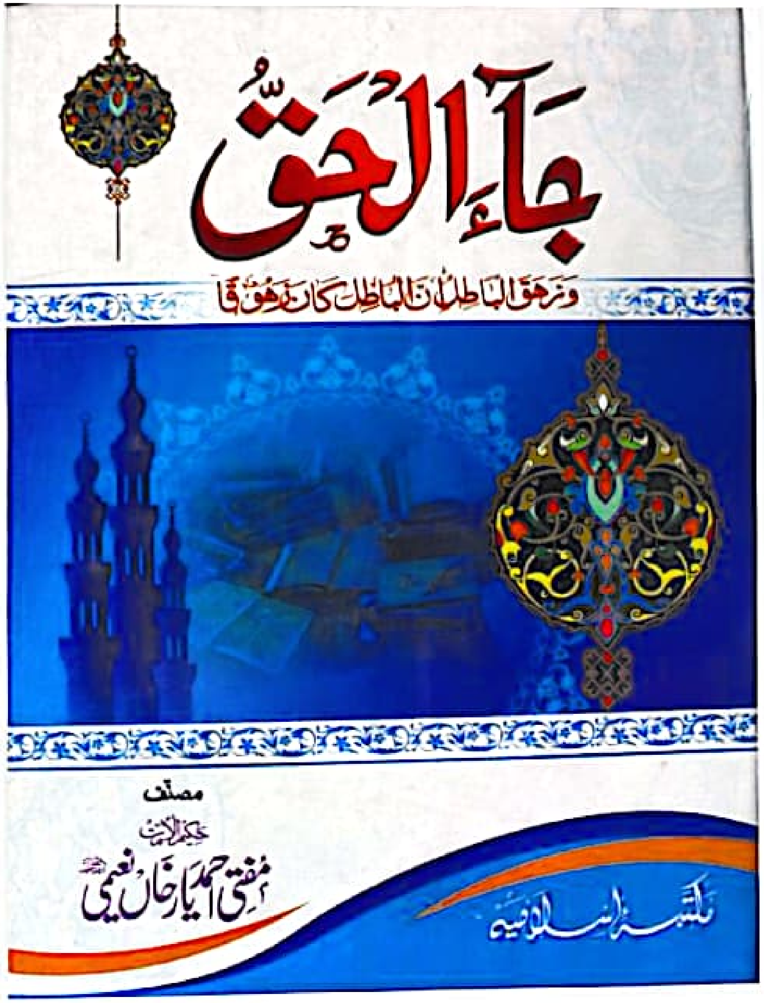

''حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم پر ہماری امت پیش فرمائی گئی اپنی اپنی صورتوں میں مٹی میں۔ جسطرح کہ حضرت آدم پر پیش ہوئی تھی ہم کو بتا دیا گیا کہ کون ہم پر ایمان لاویگا اور کون کفر کریگا۔ یہ خبر منافقین کو پہنچی تو وہ ہنس کر کہنے لگا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ان لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مومن کی خبر ہوگئی ہم تو ان کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے یہ خبر حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ قوموں کا کیا حال ہے کہ ہمارے علم میں طعنے کرتے ہیں اب سے قیامت تک کسی چیز کے بارے میں جو بھی تم ہم سے پوچھو گے ہم تم کو خبر دیں گے۔''

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ حضور علیہ السلام کے علم میں طعنے کرنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت تک کے واقعات سارے حضور علیہ السلام کے علم میں ہیں۔

(۱۹) مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الملاحم فصل اول میں مسلم سے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ہے۔

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَهُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآءِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ خَيْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ۔

''ہم ان کے (دجال سے جہاد کی تیاری کرنیوالوں) نام ان کے باپ دادوں کے نام ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتے ہیں وہ روئے زمین پر بہترین سوار ہیں۔''

(۲۰) مشکوٰۃ شریف باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ کوئی ایسا بھی ہے جس کی نیکیاں تاروں کے برابر ہوں فرمایا ہاں وہ عمر ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے سارے لوگوں کے تمام ظاہری و پوشیدہ اعمال کی پوری خبر ہے اور آسمانوں کے تمام ظاہر و پوشیدہ تاروں کا بھی تفصیلی علم ہے۔ حالانکہ بعض بعض تارے اب تک فلاسفہ کو سائنسی آلات سے بھی معلوم نہ ہو سکے۔ حضور علیہ السلام نے ان دونوں چیزوں کو ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ عمر کی نیکیاں تاروں کے برابر ہیں۔ دو چیزوں کی برابری یا کمی بیشی وہ ہی بتا سکتا ہے جسے دونوں چیزوں کا علم بھی ہو اور مقدار بھی معلوم ہو۔

ان کے علاوہ اور بہت سی احادیث پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر اختصاراً اسی قدر پر کفایت کی گئی ان احادیث سے اتنا معلوم ہوا کہ تمام عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اس طرح ہے جیسے اپنی کف دست۔ خیال رہے کہ عالم کہتے ہیں ماسوا اللہ کو تو عالم اجسام' عالم ارواح' عالم امر' عالم امکان عالم ملائکہ' عرش و فرش غرضیکہ ہر چیز پر حضور علیہ السلام کی نظر ہے اور عالم میں لوح محفوظ بھی ہے۔ جس میں سارے حالات ہیں۔ دوسرے یہ معلوم ہوا کے اگلے پچھلے سارے واقعات پر بھی اطلاع رکھتے ہیں تیسرے یہ معلوم ہوا کہ راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفیٰ علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں کہ عبداللہ کے والد حذیفہ کو بتا دیا۔ چوتھے یہ معلوم ہوا کہ کون کب مریگا کہاں مریگا۔ کس حال میں مرے گا کافر یا مومن' عورت کے پیٹ میں کیا ہے یہ بھی میرے حضور علیہ السلام پر مخفی نہیں غرضیکہ ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ علم میں ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

marfat.com

رضاخانی عقیدہ "حاضر و ناظر"

بریلوی رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ میاں بیوی کی ہمبستری کے وقت بھی حاضر ناظر ہوتے ہیں۔ رضاخانی مولوی لکھتا ہے: **"ثابت ہوا کہ حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔"** (مقیاس الحنفیت ص ۲۹۱) **العیاذ باللہ**

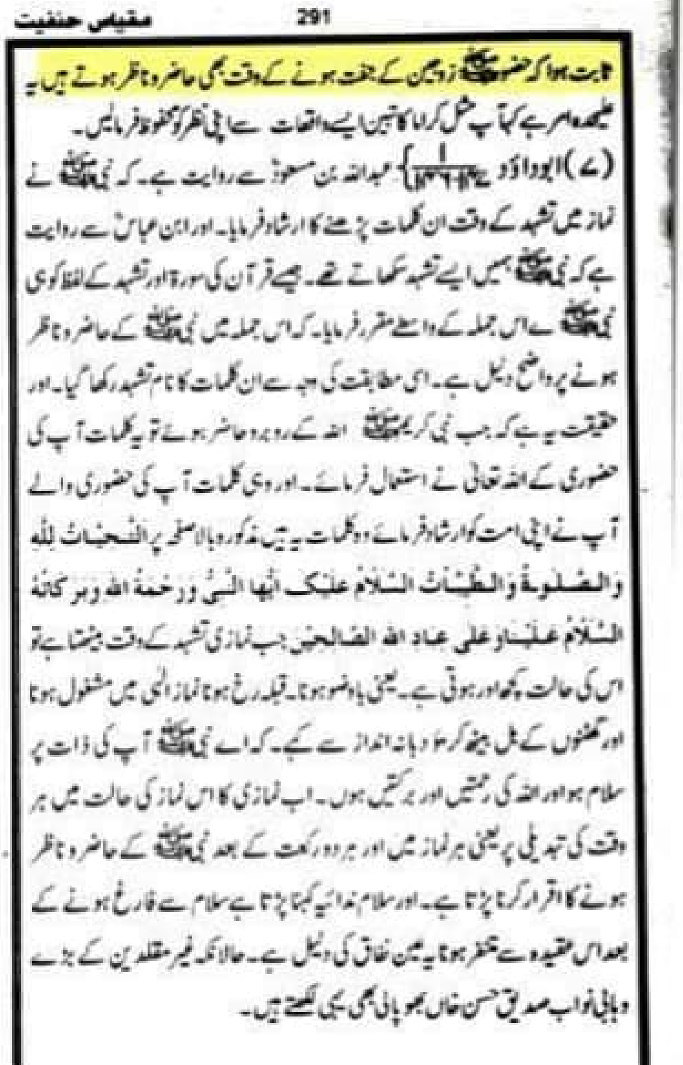

مقیاس حنفیت 291

ثابت ہوا کہ حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ شرم کرما کر ایسے اوقات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمالیں۔

(۷) ابوداؤد {ص ۱/۱۳۹} عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی ﷺ نے نماز میں تشہد کے وقت ان کلمات پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمیں ایسے تشہد سکھاتے تھے۔ جیسے قرآن کی سورۃ اور تشہد کے الفاظ کو بھی نبی ﷺ نے اس جملہ کے واسطے مقرر فرمایا۔ کہ اس جملہ میں نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے پر واضح دلیل ہے۔ اسی مطابقت کی وجہ سے ان کلمات کا نام تشہد رکھا گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اللہ کے روبرو حاضر ہوئے تو یہ کلمات آپ کی حضوری کے اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمائے۔ اور وہی کلمات آپ کی حضوری والے آپ نے اپنی امت کو ارشاد فرمائے وہ کلمات یہ ہیں مذکورہ بالا صفحہ پر اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ جب نمازی تشہد کے وقت بیٹھتا ہے تو اس کی حالت کچھ اور ہوتی ہے۔ یعنی باوضو ہوتا۔ قبلہ رخ ہوتا نماز الٰہی میں مشغول ہوتا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عاجزانہ انداز سے کہے۔ کہ اے نبی ﷺ آپ کی ذات پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اب نمازی کا اس نماز کی حالت میں ہر وقت کی تبدیلی پر یعنی ہر نماز میں اور ہر دو رکعت کے بعد نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ اور سلام ندائیہ کہنا پڑتا ہے سلام سے فارغ ہونے کے بعد اس عقیدہ سے متنفر ہونا یہ عین نفاق کی دلیل ہے۔ حالانکہ غیر مقلدین کے بڑے وہابی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی بھی یہی لکھتے ہیں۔

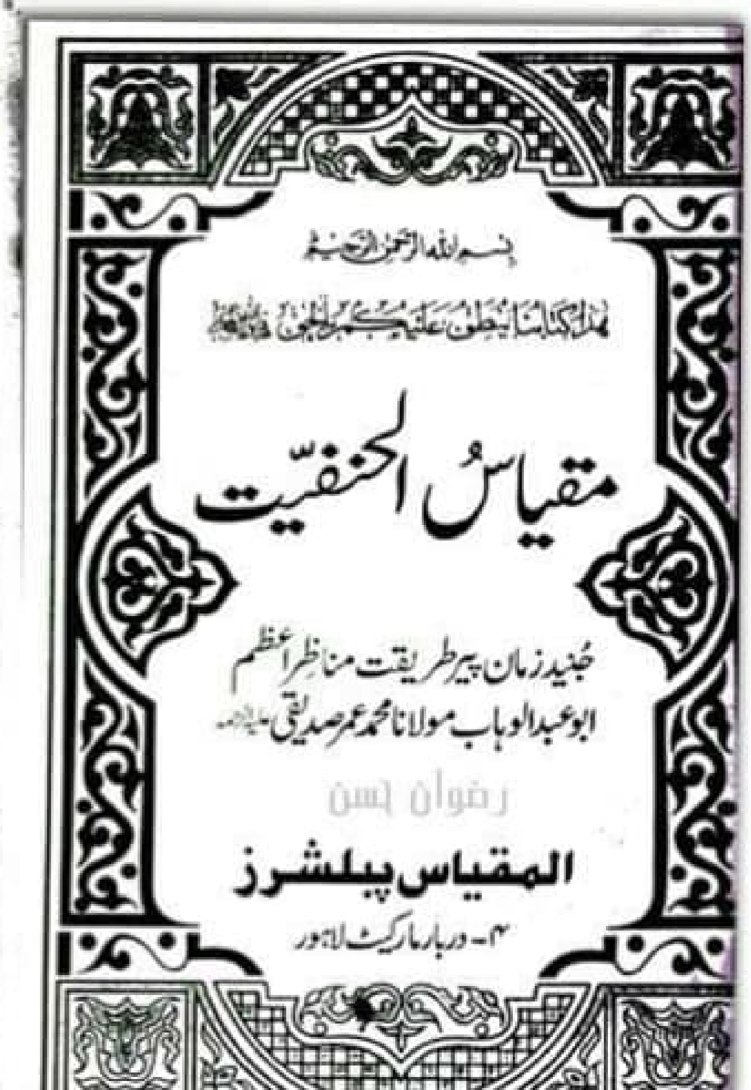

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق

مقیاس الحنفیت

مجدد زمان پیر طریقت مناظر اعظم
ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

رضوان حسن

المقیاس پبلشرز
۴۔ دربار مارکیٹ لاہور

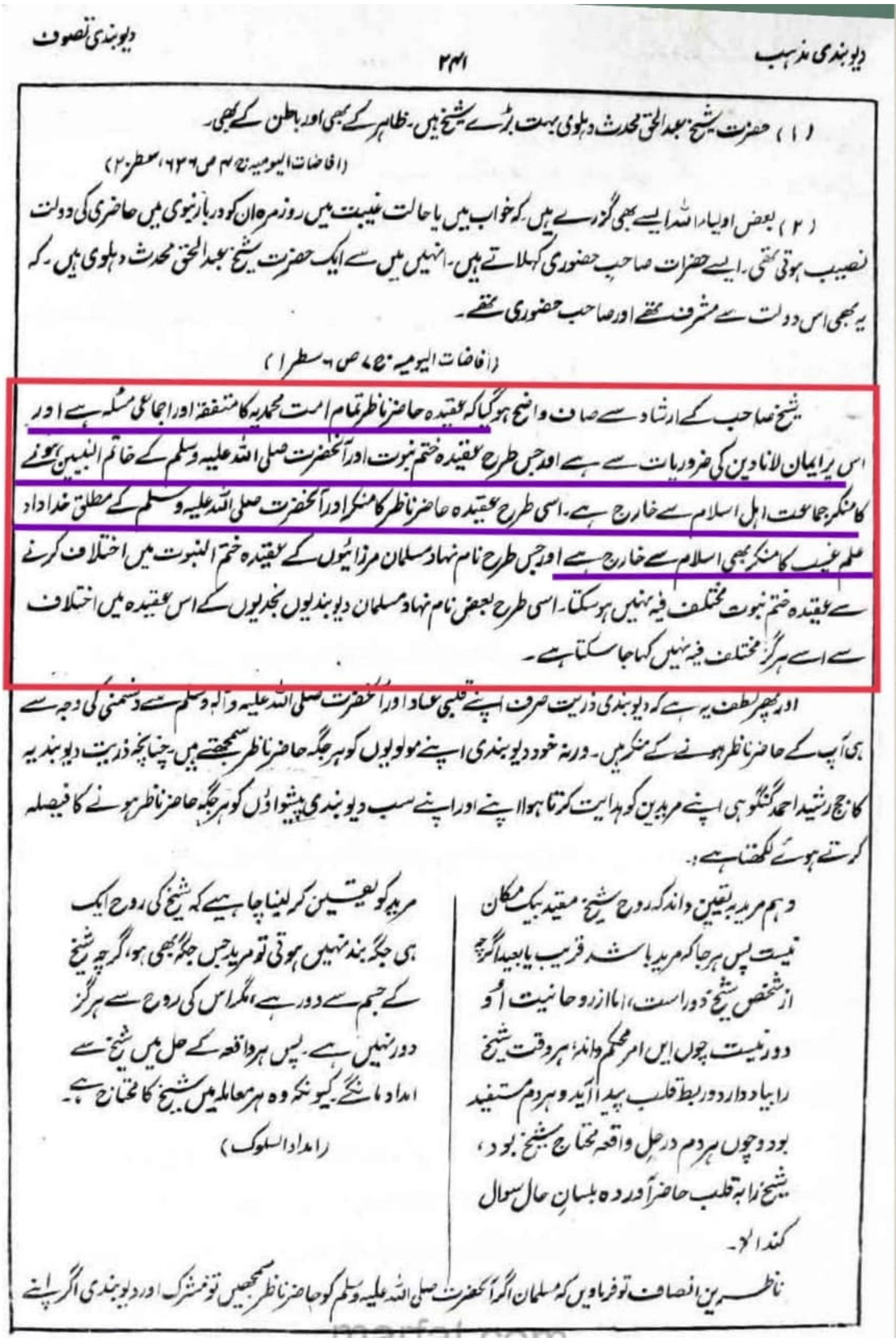

دیوبندی مذہب ۲۴۴ دیوبندی تصوف

(۱) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بہت بڑے شیخ ہیں۔ ظاہر کے بھی اور باطن کے بھی۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۶۲۶، سطر ۲)

(۲) بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں۔ کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔ کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔

(افاضات الیومیہ ج ۷، ص ۶، سطر ۱)

شیخ صاحب کے ارشاد سے صاف واضح ہو گیا کہ عقیدہ حاضر ناظر تمام امت محمدیہ کا متفقہ اور اجماعی مسئلہ ہے اور اس پر ایمان لانا دین کی ضروریات سے ہے اور جس طرح عقیدہ ختم نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر جماعت اہل اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح عقیدہ حاضر ناظر کا منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلق خداداد علم غیب کا منکر بھی اسلام سے خارج ہے اور جس طرح نام نہاد مسلمان مرزائیوں کے عقیدہ ختم النبوت میں اختلاف کرنے سے عقیدہ ختم نبوت مختلف فیہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بعض نام نہاد مسلمان دیوبندیوں نجدیوں کے اس عقیدہ میں اختلاف سے اسے ہرگز مختلف فیہ نہیں کہا جا سکتا ہے۔

اور پھر لطف یہ ہے کہ دیوبندی ذریت صرف اپنے قلبی عناد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کی وجہ سے ہی آپ کے حاضر ناظر ہونے کے منکر ہیں۔ ورنہ خود دیوبندی اپنے مولویوں کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ذریت دیوبندیہ کا حج رشید احمد گنگوہی اپنے مریدین کو ہدایت کرتا ہوا اپنے اور اپنے سب دیوبندی پیشواؤں کو ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

و ہم مرید بیقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است، اما از روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم داند، ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود و چوں ہر دم در حلِ واقعہ محتاج شیخ بود، شیخ را بہ قلب حاضر آوردہ بلسانِ حال سوال کند الخ۔	مرید کو یقین کر لینا چاہیے کہ شیخ کی روح ایک ہی جگہ بند نہیں ہوتی تو مرید جس جگہ بھی ہو، اگرچہ شیخ کے جسم سے دور ہے، مگر اس کی روح سے ہرگز دور نہیں ہے۔ پس ہر واقعہ کے حل میں شیخ سے امداد مانگے۔ کیونکہ وہ ہر معاملہ میں شیخ کا محتاج ہے۔ (امداد السلوک)

ناظرین انصاف تو فرماویں کہ مسلمان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھیں تو مشرک اور دیوبندی اگر اپنے

marfat.com

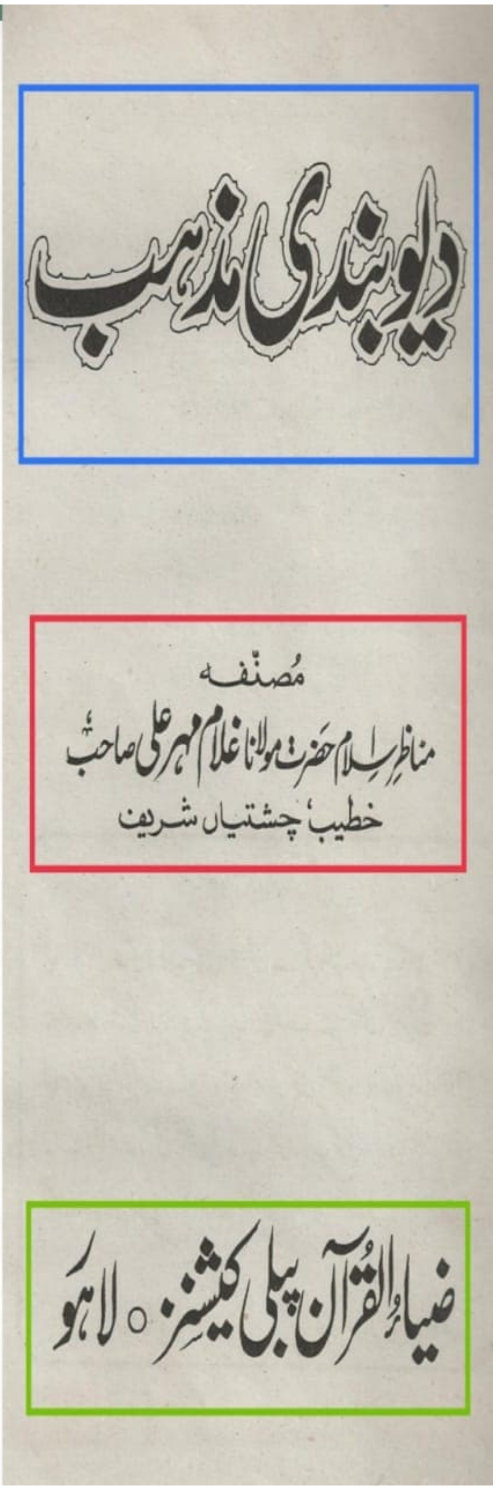

دیوبندی مذہب

مُصنّفہ

مناظرِ اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی صاحبؒ

خطیب، چشتیاں شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہور

پھر اُن کو دلائل سے کیا واسطہ۔ یہی وجہ ہے کہ دلائل دینے میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

۳۔ ہمارے پاس اگرچہ اس موضوع پر بڑے مضبوط اور قوی دلائل موجود ہیں لیکن پھر بھی ہم مُنکر کو کافر ہرگز نہیں کہتے۔ ہاں اگر کوئی بدتمیز انسان ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حقارت کی وجہ سے نقصِ شان کے ارادہ پر نہ مانے تو نہ صرف اُسے کافر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں مانتے اور اُس کی گردن اُڑانے کو اپنا فریضۂ ایمان سمجھتے ہیں۔ بخلاف مخالفین کے کہ اُن کے پاس ایک دلیل بھی نہیں لیکن خواہ مخواہ کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ اُن کا ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

جو بھی نبی کو حاضر و ناظر کہے   بیشک شرع اُسکو کافر کہے۔ جواہر القرآن

۱۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی کوئی صفت کوئی نبی علیہ السلام ہو یا ولی کسی بھی غیر اللہ کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنی مشیت و ارادہ سے کسی کو اپنی صفت کا مظہر بنا دے تو اس کا نام عین ایمان ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے جیسا کہ فرمایا "اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیۡعُ بَصِیۡراً"۔ بے شک اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے۔ لیکن اسی صفت سے انسان کو بھی موصوف فرمایا چنانچہ فرمایا "فَجَعَلۡنٰہُ سَمِیۡعَ بَصِیۡراً"۔ ہم نے انسان کو بھی سمیع و بصیر بنایا۔ اور پھر خود حضور علیہ السلام کی ذات تو سبحان اللہ کہ مفسرین نے اسی آیت "انّہ ھو السمیع البصیر" میں ھو کو جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کیا اس طرح حضور علیہ السلام کے لئے بھی روا رکھا۔ چنانچہ روح البیان ص ۱۰۶ ج ۴

حاضر و ناظر کا ثبوت

شیخ التفسیر مولینا محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

باہتمام

سید شاہ تراب الحق قادری

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پھر اُن کو دلائل سے کیا واسطہ۔ یہی وجہ ہے کہ دلائل دینے میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

۳۔ ہمارے پاس اگرچہ اس موضوع پر بڑے مضبوط اور قوی دلائل موجود ہیں لیکن پھر بھی ہم مُنکر کو کافر ہرگز نہیں کہتے۔ ہاں اگر کوئی بدتمیز انسان ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حقارت کی وجہ سے نقصِ شان کے ارادہ پر نہ مانے تو نہ صرف اُسے کافر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں مانتے اور اُس کی گردن اُڑانے کو اپنا فریضۂ ایمان سمجھتے ہیں۔ بخلاف مخالفین کے کہ اُن کے پاس ایک دلیل بھی نہیں لیکن خواہ مخواہ کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ اُن کا ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

جو بھی نبی کو حاضر و ناظر کہے   بیشک شرع اُسکو کافر کہے (جواہر القرآن)

۱۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی کوئی صفت کوئی نبی علیہ السلام ہو یا ولی کسی بھی غیر اللہ کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنی مشیت و ارادہ سے کسی کو اپنی صفت کا مظہر بنا دے تو اس کا نام عین ایمان ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے جیسا کہ فرمایا "اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ"۔ بے شک اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے۔ لیکن اسی صفت سے انسان کو بھی موصوف فرمایا چنانچہ فرمایا "فَجَعَلْنَاہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا"۔ ہم نے انسان کو بھی سمیع و بصیر بنایا۔ اور پھر خود حضور علیہ السلام کی ذات تو سبحان اللہ کہ مفسرین نے اسی آیت "انّہ ھو السمیع البصیر" میں ھو کو جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کیا اس طرح حضور علیہ السلام کے لئے بھی روا رکھا۔ چنانچہ روح البیان ص ۱۰۶ ج ۴

Click

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر اُن کو دلائل سے کیا واسطہ۔ یہی وجہ ہے کہ دلائل دینے میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

۳۔ ہمارے پاس اگرچہ اس موضوع پر بڑے مضبوط اور قوی دلائل موجود ہیں لیکن پھر بھی ہم منکر کو کافر ہرگز نہیں کہتے۔ ہاں اگر کوئی بدتمیز انسان ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حقارت کی وجہ سے نقصِ شان کے ارادہ پر نہ مانے تو نہ صرف اُسے کافر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں مانتے اور اُس کی گردن اُڑانے کو اپنا فریضہ ایمان سمجھتے ہیں۔ بخلاف مخالفین کے کہ اُن کے پاس ایک دلیل بھی نہیں لیکن خواہ مخواہ کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ اُن کا ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

جو بھی نبی کو حاضر و ناظر کہے　　　بیشک شرع اسکو کافر کہے　جواہر القرآن

۱۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی کوئی صفت کوئی نبی علیہ السلام ہو یا ولی کسی بھی غیر اللہ کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنی مشیت و ارادہ سے کسی کو اپنی صفت کا مظہر بنا دے تو اس کا نام عین ایمان ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے جیسا کہ فرمایا "اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ بَصِیْراً" بے شک اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے۔ لیکن اسی صفت سے انسان کو بھی موصوف فرمایا چنانچہ فرمایا "فَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعَ بَصِیْراً" ۔ ہم نے انسان کو بھی سمیع و بصیر بنایا۔ اور پھر خود حضور علیہ السلام کی ذات کو سبحان اللہ کہ مفسرین نے اسی آیت "انّہٗ ھو السمیع البصیر" میں ھو کو جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کیا اس طرح حضور علیہ السلام کے لئے بھی روا رکھا۔ چنانچہ روح البیان ص ۱۰۶ ج ۴

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سر دست اتنا عرض کرتا ہوں کہ اہلِ علم کے نزدیک مذکورہ بالکل کوئی اعتراض نہیں کہ اہل علم جانتے ہیں کہ یہاں پر (فوق صوت النبی) نبی کی آواز پر اپنی آواز بلند کرنے کا حکم ہے جو ہمارے پروگراموں کے منافی نہیں ہاں فوق النبی ہوتا تو اعتراض بجا تھا۔ دوسرا یہ کہ ہمارا حاضر و ناظر ماننا ہر جگہ جسمانیت کے لحاظ سے ہیں اور پھر یہ حکم حضور کے جسمانی حکم کے ساتھ خاص ہے۔

چونکہ ہم اہلسنت اپنے نبی علیہ السلام کو حیات جسمانی حقیقی سے متصف مانتے ہیں اسی لئے اب بھی روضہ اقدس کے سامنے آہستہ بولتے ہیں۔ بخلاف منکرین حیاۃ النبی کے کہ وہاں چل کر دیکھئے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیسے چیختے چلاتے شور مچاتے ہیں۔ باوجودیکہ جالی مبارک کے اوپر یہی آیت مبارکہ ترکوں کے دور سے جلی قلم کے ساتھ نمایاں لکھی ہوئی ہے۔

نوٹ: اس قسم کی مزید تفصیل ہم نے اپنی کتاب "بے ادب بے نصیب" میں لکھ دی ہے۔

انتباہ: بے ادبوں سے پرہیز بلکہ ان پر زجر و توبیخ کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے اور اجرِ عظیم کی نوید سنائی ہے۔ چنانچہ فرمایا: **لاتجد قوم یومنون باالله والیوم الاخر یوادون من حاد الله ورسوله ولو کانوا آباء هم او ابناء هم او خوانهم او عشیرتهم اولئك کتب فی قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه ویدخلهم جنت تجری من تحتها الانهر خالدین فیها رضی الله عنهم ورضوا عنه**

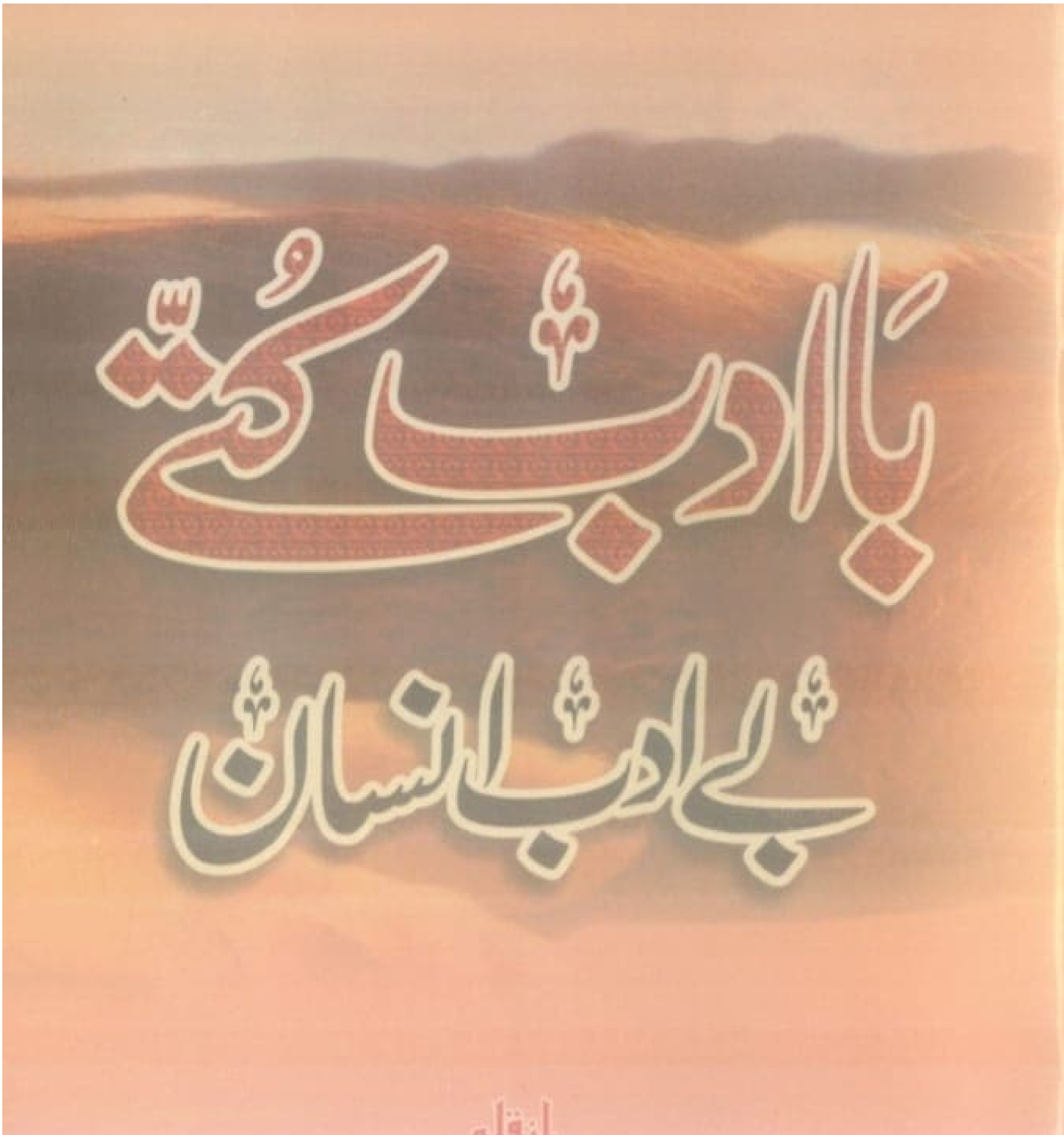

باادب کتے

بے ادب انسان

از قلم

شیخ القرآن استاذ العلماء

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور پاکستان

''میرا دین اسلام ہے اور ''ھو رسول اللّٰہ ﷺ'' وہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں

سوال: ان سوالات کا صحیح جواب دینے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی زندگی میں اللہ تعالٰی اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر عمل کریں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور سمجھیں، علماء دین سے سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔

سوال: رسول اکرم ﷺ کو پہچاننے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس کے لئے آپ اپنی زندگی میں تین کام کریں۔

1 = روزانہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں۔

2 = آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سنت پر عمل کریں۔

3 = آپ ﷺ کی یاد میں محفل میلاد منعقد کرتے رہا کریں اور نعت شریف خود پڑھیں یا دوسروں سے سنیں۔

سوال: آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر کونسی کتاب پڑھنی چاہیے؟

جواب: سب سے پہلے علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''سیرت رسول عربی'' پڑھیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ''شمائل ترمذی'' کا مطالعہ کریں، اس کے بعد حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی ''ضیاء النبی'' کا مطالعہ کریں۔

سوال: موت کیا ہے؟

جواب: انسان کے جسم میں روح کا الگ ہونا موت ہے۔

سوال: کیا مرنے والا آدمی اپنی قبر پر آنے والے کو پہچانتا ہے؟

جواب: جی ہاں! جو شخص وہاں جاتا ہے، میّت اسے پہچانتی ہے اور اسکی بات سنتی ہے

Scanned with CamScanner

البتہ میت کو وہاں سے کہیں جانے کا اختیار نہیں۔

سوال: کیا قبر میں انسان کا جسم محفوظ رہتا ہے؟

جواب: جی ہاں! انبیاء کرام، اولیاء عظام، علمائے دین شہداء کرام، قرآن کے حافظ اور قرآن پاک پر عمل کرنے والے لوگوں کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی، اور ان کا جسم محفوظ رہتا ہے۔

سوال: جو آدمی سرکار دو عالم ﷺ یا کسی دوسرے نبی کے بارے میں کہے، کہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا آدمی گمراہ، بے دین ہے۔

سوال: کیا قبر میں عذاب ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! عذاب قبر حق ہے، اسی طرح قبر میں نعمتیں بھی ملتیں ہیں، مسلمانوں کو نعمتیں ملتی ہیں اور کافروں کو عذاب ہوتا ہے۔

سوال: اگر کسی گناہ گار مسلمان کو قبر میں عذاب ہوتا ہو تو ہمیں اس کیلئے کیا کرنا چاہیے

جواب: ہمیں اپنے فوت شدہ مسلمان بھائیوں کے لئے بخشش کی دعا کرنی چاہیے نیز! صدقہ وخیرات اور تلاوت قرآن کے ذریعے ایصال ثواب کرتے رہنا چاہیے۔

سوال: کیا رسول اکرم ﷺ درود شریف سنتے ہیں؟

جواب: مسلمان کسی بھی جگہ ہو اور درود شریف پڑھے، حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچایا بھی جاتا ہے اور آپ خود بھی سنتے ہیں بلکہ محبت والوں کو جواب بھی دیتے ہیں

سوال: آخرت کے دن پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہ یقین کرنا کہ ایک دن ایسا آئے گا جب سب لوگوں کو ان کی قبروں

Scanned with CamScanner

اسلام کی بنیادی معلومات کا بہترین مجموعہ

عقائد و عبادات

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

Scanned with CamScanner

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾
میں رسوائی کا مزہ چکھایا ف۶۶ اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۶۷

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ
اور بیشک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انہیں

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ
دھیان ہو ف۶۸ عربی زبان کا قرآن ف۶۹ جس میں اصلا کجی نہیں ف۷۰ کہ کہیں وہ ڈریں ف۷۱ اللہ ایک

اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ
مثال بیان فرماتا ہے ف۷۲ ایک غلام میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا

هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ
کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ف۷۳ سب خوبیاں اللہ کو ف۷۴ بلکہ انکے اکثر نہیں جانتے ف۷۵ بیشک تمہیں

وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾
انتقال فرمانا ہے اور انکو بھی مرنا ہے ف۷۶ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ف۷۷

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ
تو اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۷۸ اور حق کو جھٹلائے

بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
ف۷۹ جب اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ
اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے ف۸۰ اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی ف۸۱ یہی

الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
ڈر والے ہیں ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا

الجزء الرابع والعشرون ۲۴

ف۶۶ کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا ف۶۷ اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے ف۶۸ اور وہ نصیحت قبول کریں ف۶۹ ایسا فصیح جس نے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا۔

ف۷۰ یعنی تناقض و اختلاف سے پاک۔

ف۷۱ اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔

ف۷۲ مشرک اور موحد کی۔

ف۷۳ یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور ہر ایک اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بجا لائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت و ضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کرکے اسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دے رکھے ہیں۔

ف۷۴ جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ف۷۵ کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

ف۷۶ اس میں کفار کا رد ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے اس پر بہت سی شرعی براہین قائم ہیں

ف۷۷ انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے کہ انہوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جہد بلیغ صرف فرمائی اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اختصام عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مخاصمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کریگا ف۷۸ اور اس کے لئے شریک اور اولاد قرار دے ف۷۹ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ف۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید الٰہی لائے ف۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین۔

Scanned with CamScanner

حاضر و ناظر

فی زمانہ مختلف فیہ مسائل (جن مسائل میں اختلاف ہے) میں سے ایک موضوع حاضر و ناظر بھی ہے۔ بعض لوگ حاضر و ناظر کی شرعی تعریف میں عدم واقفیت کی وجہ سے یا پھر بغض، عناد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اہلسنت والجماعت پر اس عقیدہ حاضر و ناظر میں کفر و شرک اور بدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔ بصورت ثانی یعنی بغض و عناد اور ہٹ دھرمی کا تو کوئی علاج ہمارے پاس نہیں ہے البتہ بصورت اول یعنی حاضر و ناظر کی شرعی تعریف معلوم نہ ہونے کی صورت میں ہم اس عنوان پر گفتگو کریں گے تاکہ مخالفین اہلسنت والجماعت کے عقیدے اور ان کے موقف سے آگاہی حاصل کر کے کفر و شرک کے فتوے لگانے سے باز آ جائیں اور اپنے عقیدے کو درست کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے حاضر و ناظر کی شرعی تعریف اور اہلسنت والجماعت کا عقیدہ پھر قرآن پاک و احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے اقوال سے حاضر و ناظر کا ثبوت اور آخر میں منکرین کے اپنے علماء کے حوالوں سے ثبوت اور معترضین کے سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔

﴿۱﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

﴿۲﴾

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

تقریظ

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اور روحانیت کے ساتھ ہے۔

مناظر اسلام حضرت علامہ سعید احمد اسعد صاحب لکھتے ہیں:

ہم اہلسنت والجماعت نبی کریم ﷺ کے جسم بشری کے ساتھ ہر جگہ موجود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جس طرح آسمان کا سورج اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر ہے لیکن اپنی روشنی اور نورانیت کے ساتھ روئے زمین پر موجود ہے۔ اسی طرح نبوت کے آفتاب جناب حضرت محمد ﷺ اپنے جسم اطہر، جسم بشری کے ساتھ گنبد خضریٰ میں جلوہ گر ہیں لیکن اپنی نورانیت، روحانیت اور علمیت کے ساتھ ہر جگہ جلوہ گر ہیں۔ ([illegible])

قرآن سے حاضر و ناظر کا ثبوت

ہے﴾

اللہ تعالیٰ کا فر

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِ
ذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا

(پ ۲۲ آیت ۴۵، ۴۶)

ترجمہ کنز الایما
بھیجا شاہد اور بشارت

دیتا اور ڈ
اور چمکتا ہوا آفتاب۔

تشریح: آیت کریمہ
پر موجود و حاضر ہوتا ہے اور

لفظ شاہد آیت میں حضـ
ﷺ اپنی علمیت، نورانیت اور

روحانیت کے اعتبار

سراج آفتاب کو
ت کے لحاظ سے موجود و حاضر

ہوتا ہے اسی لئے آپ
علمیت و نورانیت سے ہر جگہ

حاضر و موجود ہیں۔

ایک اور جگہ ارشا

وَكَذٰلِكَ جَعـ
وْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ

شَهِيْدًا ۔ (پ ۲ سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۳)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بچے کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ فرمایا کہ کیا تم نے جماع کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں یہ علیٰحدہ امر ہے کہ آپ مثل کراماً کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمالیں۔

۷۔ ابوداؤد ۱/۱۲۷-۱۲۶

عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تشہد کے وقت ان کلمات پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے تشہد سکھاتے تھے۔ جیسے قرآن کی سورۃ اور تشہد کے لفظ کو ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس جملہ کیواسطے مقرر فرمایا۔ کہ اس جملہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر واضح دلیل ہے اسی مطابقت کی وجہ سے ان کلمات کا نام تشہد رکھا گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے روبرو حاضر ہوئے تو یہ کلمات آپ کی حضوری کے اللہ تعالےٰ نے استعمال فرمائے۔ اور وہی کلمات آپ کی حضوری والے آپ نے اپنی امت کو ارشاد فرمائے وہ کلمات یہ ہیں مذکورہ بالاصفحہ پہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

جب نمازی تشہد کے وقت بیٹھتا ہے تو اُس کی حالت کچھ اور ہوتی ہے یعنی باوضو ہونا۔ قبلہ رُخ ہونا نمازِ الٰہی میں مشغول ہونا اور گھٹنوں کے بَل بیٹھ کر مؤدبانہ انداز سے کہے۔ کہ اے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی ذات پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اب نمازی کا اس نماز کی حالت میں ہر وقت کی تبدیلی پر یعنی ہر نماز میں اور ہر دو رکعت کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ اور سلام ندائیہ کہنا پڑتا ہے سلام سے فارغ ہونے کے بعد اس عقیدہ سے متنفر ہونا یہ عین نفاق کی دلیل ہے۔ حالانکہ غیر مقلدین کے بڑے وہابی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی بھی یہی لکھتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ھٰذَا کِتَابُنَا یَنۡطِقُ عَلَیۡکُمۡ بِالۡحَقِّ صدق اللہ العظیم

مقیاسُ الحنفیّت

جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم
ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز
۴- دربار مارکیٹ لاہور

میرے اور میرے جدّ امجد حضرت یعقوبؑ کے خاندان کے وارث بنے اور میرے رب اس کا اپنا پسندیدہ بنا۔)

* * * * * * * * * * * *

پھر تمہیں پوچھے تھے کہ کسی نے بولے اللہ اور رسولؐ حاضر و ناظر ہے، ایسا بولنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب اس کا یہ ہے کہ ایسا بولنا جائز نہیں اور بولنے والا مشرک ہے۔ اس لئے کہ ہر جا حاضر اور ناظر رہنا مخصوص خدا ہی کا کام ہے۔ اس کام میں کوئی مخلوق شریک نہیں، 'بحرالحرائق' اور 'عالمگیری' اور 'فصول عمادی' اور 'مختار الفتاوئ' اور 'خلاصہ' اور 'خانیہ' میں ہے کہ کسی شخص نے شہادت سے خدا اور رسولؐ کے نکاح کیا تو صحیح نہیں، پھر کافر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ ہر جا حاضر و ناظر رہنے پر غیب دانی پر حضرت کے اقرار کرنا عالم الغیب کے فرمودہ سے یعنی لا یعلم الغیب الا اللّٰہ سے منکر ہونا ہے۔

* * * * * * * * * * * *

پھر تمہیں پوچھے تھے کہ کسی نے یا رسول اللہ میرے تئیں روزی دیو کر کے کہے ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کہنے والا مشرک ہے یا نہیں؟

جواب اس کا یہ ہے کہ ایسا کہنا بھی جائز نہیں اور کہنے والا مشرک ہے۔ بشرطیکہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی روزی رساں اور مسبب جانے اور خدا کے ساتھ روزی رسانی میں شریک کرے۔ اور اگر سرورِ عالم کو وسیلہ گردانے اور آپؐ کو سبب روزی جانے تو یہ بات دوسری ہے۔

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رسالہ 'حسن عقیدہ' میں فرماتے ہیں:

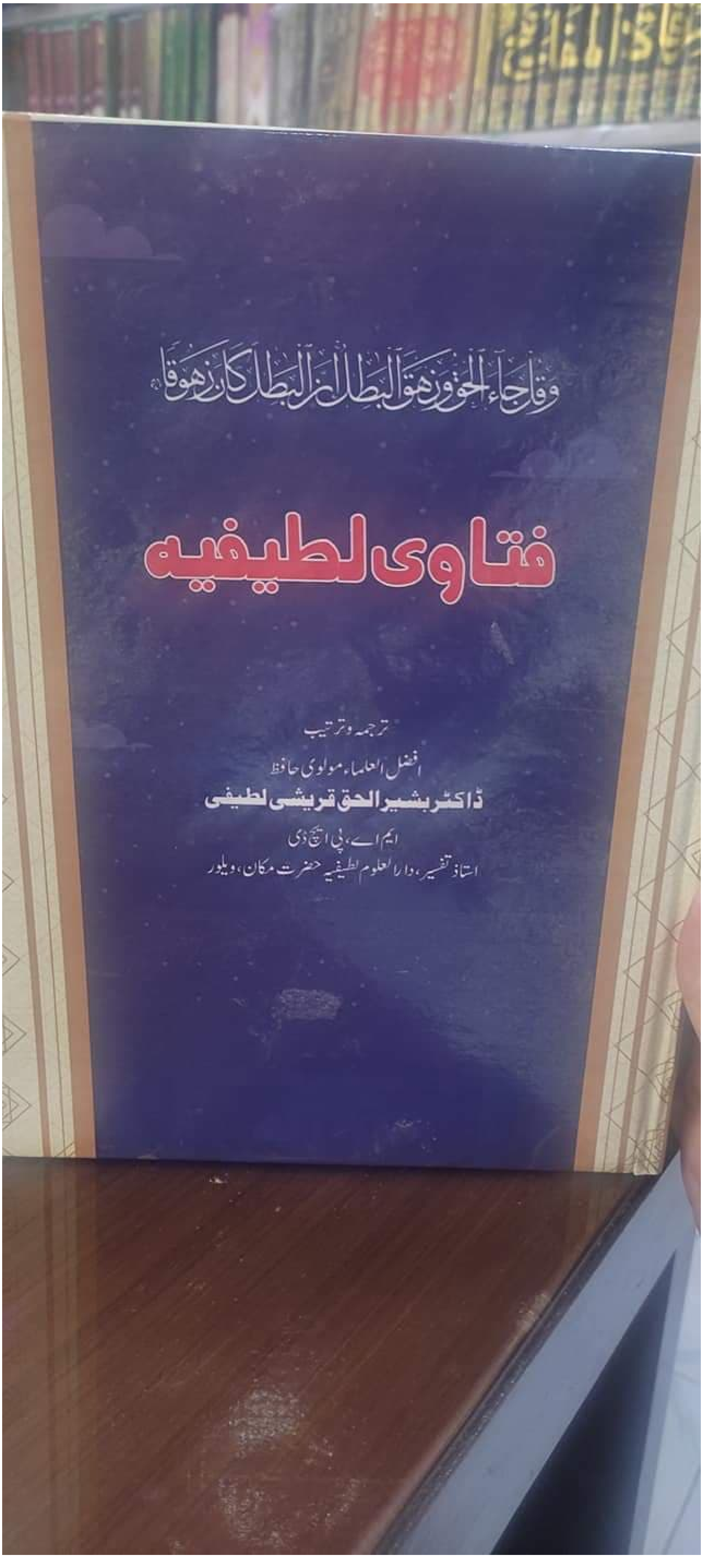

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

فتاوی لطیفیہ

ترجمہ و ترتیب

افضل العلماء، مولوی حافظ

ڈاکٹر بشیر الحق قریشی لطیفی

ایم اے، پی ایچ ڈی

استاذ تفسیر، دار العلوم لطیفیہ حضرت مکان، ویلور

کیا۔ انہیں اہلِ سنت پڑھیں اور جھومیں۔ ان بشارات کے پیش کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ دعوتِ اسلامی سے وابستگان کی حوصلہ افزائی ہو کہ ہم صلوٰۃ و سنّت کی جس عظیم تحریک کے ساتھ وابستہ ہیں وہ الحمد للہ اہلِ حق کی تحریک ہے اور جو ابھی تک وابستہ نہیں ہوئے اُن کو بھی ترغیب ملے کہ اہلِ حق کی اس مبارک تحریک کے ساتھ وابستہ ہو کر اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں۔ نیز وہ اسلامی بھائی جو بعض اوقات شیطان کے بہکانے پر اس تحریک سے دور ہو جاتے ہیں یا سست پڑ جاتے ہیں یا کبھی کبھار اپنا دل توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور پاکیزہ ماحول سے دور ہونے لگتے ہیں وہ مزید مضبوطی کے ساتھ اس سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وقتاً فوقتاً لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بتاتے ہیں کہ اللہ (عزوجل) کے فضل و کرم سے ہمیں حضورِ اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت ہوئی اور سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں حکم دیا ہے کہ محمد الیاس قادری کو میرا سلام کہہ دینا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

اس قسم کی متعدد ایمان افروز بشارتیں ہیں مگر بخوفِ طوالت چند ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مشتے نمونہ از خروارے

اہلِ اجتماع کی مغفرت ہوگئی

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میں شبِ براءت (۱۵ شعبان [illegible]) کو لانڈھی کے قبرستان میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شریک تھا۔ مگر امیرِ دعوتِ اسلامی کا بیان شروع ہونے میں تاخیر کے سبب میں اُکتا کر چلا گیا۔ نمازِ فجر کے بعد جب سویا تو خواب میں حضورِ اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت ہوئی۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے فرمایا "اے نادان! لانڈھی کے قبرستان میں آج رات جو اجتماع ہوا اس میں جتنے لوگ آخر تک شریک رہے اُن سب کو بخش دیا گیا۔ اگر تو بھی آخر تک شریک رہتا تو تیری بھی بخشش کر دی جاتی۔"

"مدینہ کی دھول" کی برکت

حیدرآباد کی ایک اسلامی بہن کا حلفیہ بیان ہے کہ الحمد للہ مجھے تین مرتبہ سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت نصیب ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک بار میں کچھ پریشان سی تھی۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد میں نے عاشقِ مدینہ محمد الیاس قادری کی نعتوں کی کتاب "مدینہ کی دھول" اُٹھائی اور عاشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا سوز و گداز میں ڈوبا ہوا کلام پڑھنے لگی۔ میری آنکھوں میں آنسو جاری تھے۔ دل ہی دل میں استغاثہ بھی کر رہی تھی کہ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اب آپ ہی مجھ پر کرم فرمائیں اور میری مشکل آسان کریں۔ روتے روتے میری آنکھ لگ گئی۔ میری تقدیر کا ستارہ چمک اُٹھا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک جنگل میں پایا جہاں میرے پیارے آقا مدینے کے والی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تشریف فرما تھے۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے دلاسا دیا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

دُکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غمخوار نظر آئے

دوسری بار کا واقعہ ہے کہ میری پھوپھی جان جو ہمارے ساتھ ہی رہتی ہیں اور حضرت مولانا محمد الیاس قادری (مدظلہ العالی)

سے بیعت ہیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ حضرت صاحب ٹی۔وی اور وی۔سی۔آر کے سخت مخالف ہیں۔ اس لیے اُن کے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوا کہ پیر صاحب کی ناپسندیدہ چیز گھر میں نہیں رہنی چاہیئے۔ لہٰذا انہوں نے ٹی۔وی کے سب تار وغیرہ کاٹ ڈالے اور یہ سوچتے ہوئے کہ جب یہ آلۂ گناہ ہے تو پھر اس کا بیچنا بھی گناہ سے کیوں کر خالی ہوگا؟ لہٰذا اس کو اسٹور روم میں ڈلوا دیا۔ وہ جمعہ کا روز تھا۔ اسی روز دوپہر کو جب میں بیٹھی "مدینے کی دھوم" کا مطالعہ کرنے لگی، میری آنکھ لگ گئی۔ پھر قسمت نے یاوری کی اور میں دوسری بار مدنی سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے دیدارِ فیض آثار سے مشرف ہوئی۔ سرکارِ دوعالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) خوش ہو کر فرما رہے تھے "آج میں بے حد خوش ہوں کہ تم نے میرے بہت بڑے دشمن ٹی۔وی کو نکال دیا ہے لہٰذا میں تمہارے گھر آیا ہوں۔ سنو! میرے غلام محمد الیاس قادری کو میرا سلام کہنا اور ان کو اس طرح کی تحریر بھیجنا:۔

"اَھْلًا وَّ سَھْلًا مَرْحَبًا یا محمد الیاس قادری" اور میرا یہ بھی پیغام دینا کہ اس دور کی اُمت میں گناہ حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ میری اُمت کی خواتین بہت ہی فیشن پرست ہو چکی ہیں اور معاذ اللہ غیر مردوں کے ساتھ نہایت ہی آزادی کے ساتھ گھوم پھر رہی ہیں۔ لہٰذا الیاس کو میرا پیغام پہنچا دینا کہ کسی جمعرات کو حیدر آباد میں اجتماع کریں۔ اور اس میں عورتوں کا بھی خاص طور پر اہتمام کریں۔ پھر اس اجتماع میں پردہ کی اہمیت اور ٹی۔وی کی تباہ کاریوں سے متعلق بیان کریں"۔ میں پریشان تھی کہ میں عورت ذات ہوں۔ میں حضرت صاحب کو کس طرح سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا سلام و پیام پہنچاؤں۔ اسی کشمکش میں کئی روز گزر گئے۔ ایک دن پھر مجھے خواب میں سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی زیارت ہوئی۔ سرکارِ دوعالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) مجھ سے فرما رہے تھے:۔

"تم نے میرا اتنا سا بھی کام نہیں کیا! ابھی تک تم نے میرا سلام و پیام محمد الیاس قادری تک کیوں نہیں پہنچایا؟" پھر آنکھ کھل گئی۔

لہٰذا اس خواب کے بعد میں نے ہمت کرلی اور تحریری طور پر عاشقِ مدینہ کی خدمت میں سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا سلام و پیام پیش کر دیا۔

یہی آرزو ہو جو سرخرو ملے دوجہاں کی آبرو   میں کہوں غلام ہوں آپکا وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے

اِس واقعہ سے بے پردہ گھومنے والی ہماری ماں بہنوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ بے پردگی سے توبہ کریں اور غیر مردوں سے بے تکلفی بند کر دیں۔ نیز ٹی۔وی جسے مدنی آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اپنا دشمن قرار دیا ہے اسے فوراً اپنے گھر سے نکال دینا چاہیئے۔

سُنتوں کے درد سے بے قرار ہو کر عاشقِ مدینہ اپنی نعتوں کی کتاب "مدینے کی دھوم" میں بارگاہِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میں عرض کرتے ہیں

دورِ سنت سے ہوئی جاتی ہے تیری اُمت   آہ! فیشن کی ہے یلغار رسولِ عربی

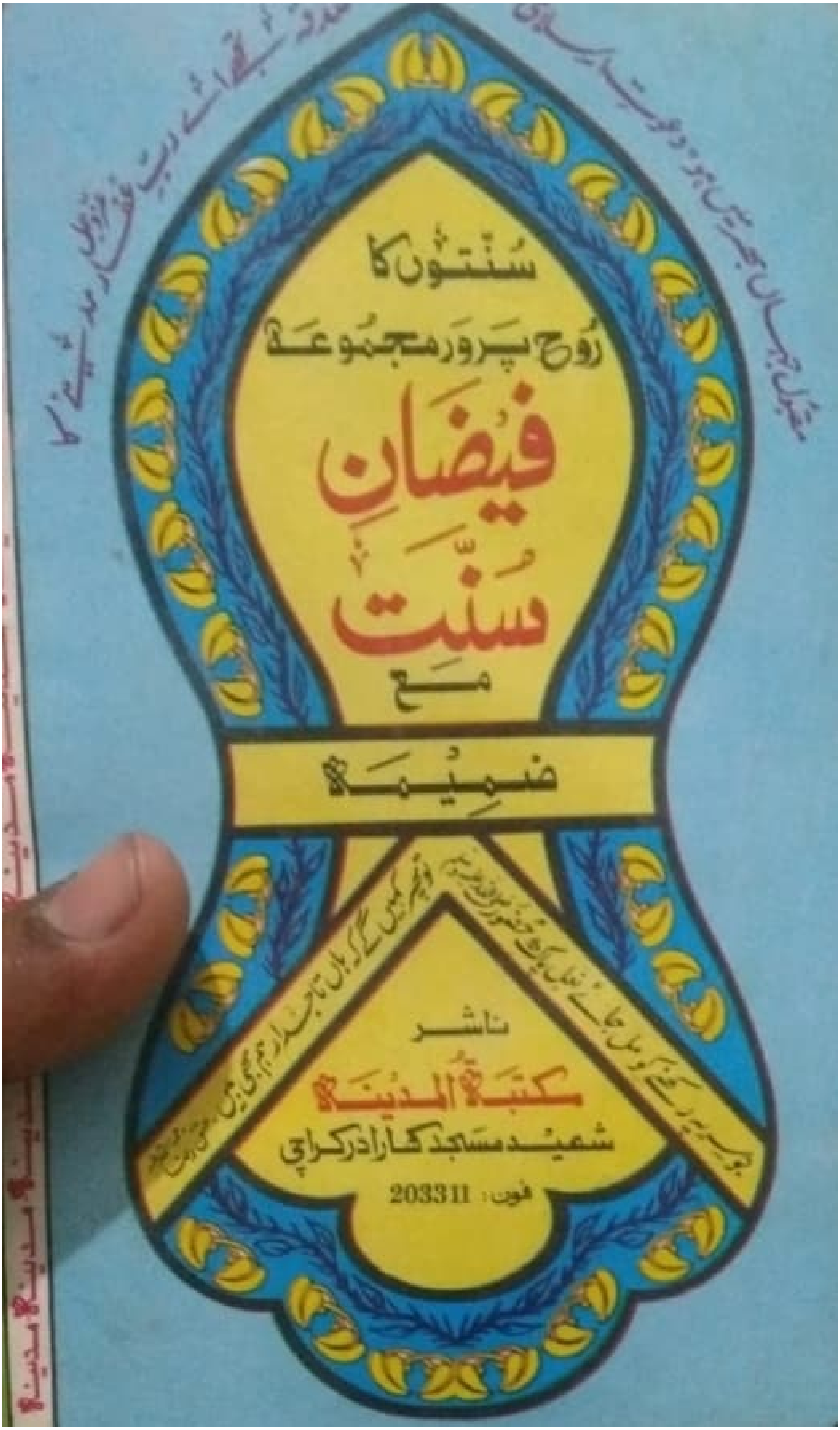

سُنّتوں کا
رُوح پرور مجموعہ

فیضانِ سُنّت

مع

ضمیمہ

ناشر
مکتبۃ المدینہ
شہید مسجد کھارادر کراچی
فون: 203311

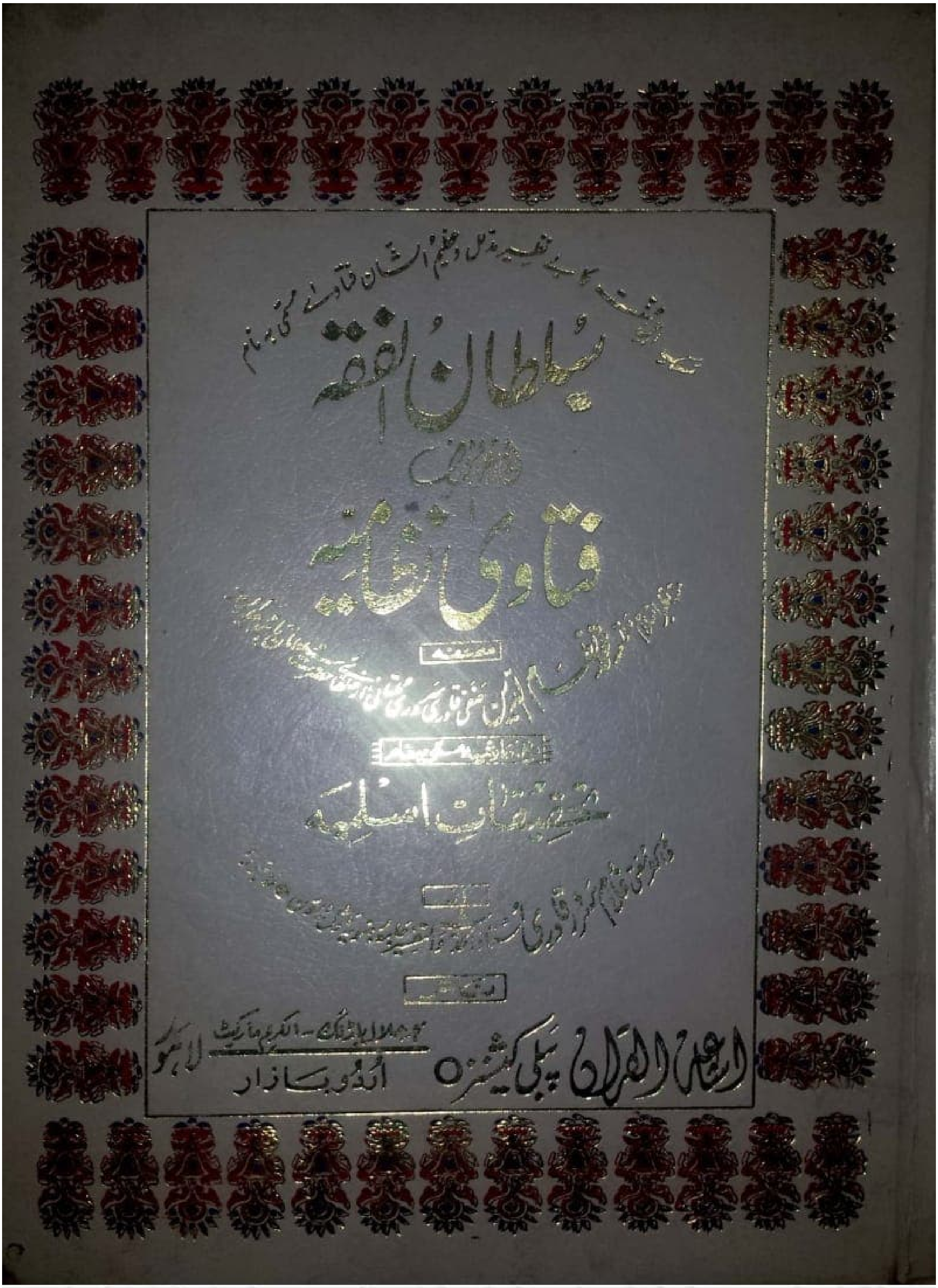

[illegible]

سلطان الفقہ

المعروف

فتاوی [illegible]

[illegible]

مصنفہ

[illegible]

[illegible]

تحقیقات اسلامیہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اشاعت القرآن پبلی کیشنز ۰

[illegible] الکریم مارکیٹ

اردو بازار

لاہور

Scanned with CamScanner

میں تشریف لاتے ہیں اور مومنین پہچانتا ہے کہ یہ ہمارے سردار ﷺ ہیں اور فرشتے کہتے ہیں ھذا الرجل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرشتوں کا مقولہ ہے ھذا اسم اشارہ حضر علیہ الصلوۃ والسلام عشار یہ الیہ اور بقاعدہ نحوی اگر عشار الیہ موجود نہ ہو تو اشارہ مشار الیہ کی طرف کرنا لغو اور بے فائدہ ہوتا ہے اگر کوی وہابی اعتراض کرے کہ آپ کی ذات کا حاضر ہونا ہر جگہ غیر ممکن ہے تو میں کہتا ہوں کہ عزرائیل علیہ السلام ایک فرشتہ ہے جو کہ مشرق تا مغرب و شمال تا جنوب تک ایک آن میں جانیں قبض کر لیتا ہے۔ تو پیغمبر علیہ السلام جن کے وجود سے ہژدہ ہزار رہا ایسے وجود پیدا ہوں اور عزرائیل کے رتبہ سے بھی کئی کروڑ درجہ زیادہ رکھتے ہوں تو پھر ان کا ہر جگہ حاضر ہونا غیر ممکن کس طرح مانا جا سکتا ہے۔ کتاب مراقی الفلاح و معراج الدرایہ و کتاب شامی و نہر الفائق شرح کنز الدقائق میں لکھا ہے کہ بوقت السلام علیکم ایھا النبی پڑھنے کے آپ کو دل میں حاضر سمجھے اور اس کلمہ کو حکایت و اخبار کے طور نہ پڑھے۔ وہوبنالا بدان یقصد فی الفاظ التشھد معنا ھا التی وضعت لہ کانہ یحی ویسلم علی نبیہ وعلی نفسہ وعلیہ اولیاء اللہ تعالیٰ اے انہ یقصد الانشاء بھذا الالفاظ لاالاخبار اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم فصل ما ینبغنی ان یحضر فی القلب میں نیز بایں طور لکھتے ہیں واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم و شخصہ الکریم و قل السلام علیک ایھالنبی (حاشیہ: ترجمہ عبارت امام غزالی اور حاضر کرو تم اپنے دل میں نبی ﷺ کی ذات کریم کو یعنی تم اپنے دل میں حضور ﷺ کو حاضر موجود یقین کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرو۔ قادری) اور علامہ شامی کی یہ عبارت ہے لاالحکاییۃ عماوقع فی المعراج یعنی نمازی نہ ارادہ کرے کہ میں خبر دیتا ہوں یا حکایت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں اپنے حبیب کو فرمایا تھا السلام علیک ایھالنبی۔

اور صاحب میعار صفحہ ٢٩ میں لکھا ہے جو شخص اس طرح پڑھے گا اس کی نماز نہ ہو گی اس کو اعادہ کرنا پڑے گا اور کتاب انہار الانور مجدد مائتہ حاضرہ صفحہ ٢٤ بحوالہ فتاوئی عالمگیر و اختیار شرح در مختار سے لکھتے ہیں ثم یتوجہ الی قبرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقف کما یقف فی الصلوۃ و یمثل صورتہ الکریمۃ یعنی حضور اکرم ﷺ کے روضہ مقدس کی طرف متوجہ ہو کر کھڑا ہو جیسے کہ

Scanned with CamScanner

ہو گا کہ اس نے بیماری قوی پیدا کی دوا کمزور۔ لہٰذا ضروری ہے کہ حضور علیہ السلام کو ہدایت دینے کے لئے ہر وقت ہر ایک کی خبر ہو۔

نکتہ۔ عربی قاعدہ سے "شاھدا" حال ہے تو معنی یہ ہوئے کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں یعنی بھیجنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہو چکے تھے جیسے کوئی کہے زید آیا سوار یعنی آنے سے پہلے سوار ہو چکا تھا" تو معنی یہ ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لانے سے پہلے بھی عالم میں حاضر تھے' اور پردہ فرمانے کے بعد بھی حاضر ہیں۔

چنانچہ صاحب روح البیان پارہ ۲۶ سورہ فتح زیر آیت "انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا" فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام تمام عالم کے پیدا ہونے سے پہلے رب کی وحدانیت اور ربوبیت کو مشاہدہ فرماتے تھے اور جو ارواح' نفوس' اجسام' حیوانات' نباتات' جن' شیاطین' فرشتے اور انسان پیدا کئے گئے ان کے پیدا ہونے کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اسی طرح تمام مخلوقات کے ہر ہر کام اور سزا و جزا' شیطان کا اول عابد ہونا' بعد میں گمراہ ہونا' حضرت آدم علیہ السلام کا خطا فرمانا' بعد میں توبہ قبول ہونا' جنت میں رہنا' بعد میں زمین پر آنا' انبیاء کا دنیا میں آنا' ان کا تبلیغ فرمانا' قوموں کا ان کے ساتھ اچھا یا برا سلوک کرنا' غرضیکہ ایک ایک واقعہ حضور علیہ السلام کے پیش نظر تھا' اسی لئے فرمایا گیا "علمت ما کان وما یکون" (جان لیا ہم نے جو کچھ ہو چکا اور ہو گا) اور کیوں نہ ہو کہ دنیا کا وجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے ہے' اور ہر نبی کے علوم حضرت آدم علیہ السلام کے صحیفے' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تمام پیغمبروں کے علوم حضور علیہ السلام کے علوم کا حصہ ہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم کا قول ہے کہ دنیا میں ہر نیک بخت پر کرم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہتا ہے اور حضور ہی رقیب اور حفیظ ہیں' جب بھی حضور علیہ

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیبُ الرحمٰن
مِنْ آیاتُ القرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

بریلوی مولوی احمد یار نعیمی اپنے ہی فتوے سے بے دین

بریلوی مفتی احمد نعیمی اپنی کتاب جاء الحق میں لکھتا ہے کہ **ہر جگہ حاضر ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں** پھر آگے لکھتا ہے

کہ خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے

اور پھر یہ ہی مولوی تفسیری نعیمی ج 1 ص 58 میں لکھتا ہے

کہ نمازی جس طرح اللہ کو حاضر ناظر جانے اسی طرح محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

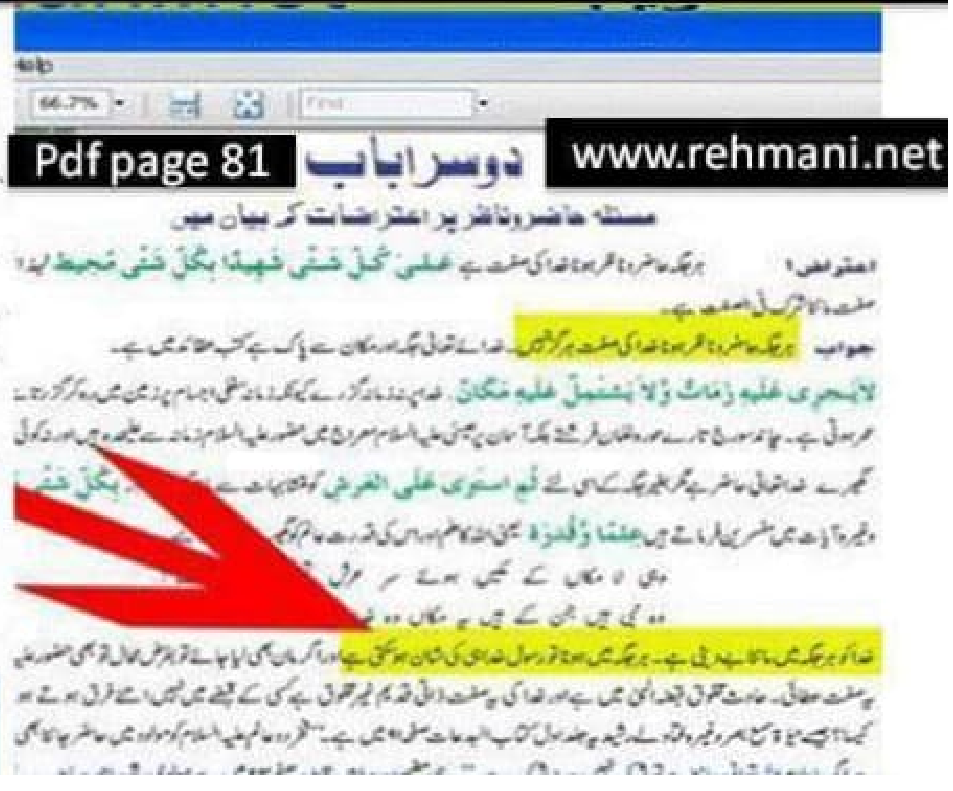

Pdf page 81

www.rehmani.net

دوسرا باب

مسئلہ حاضر و ناظر پر اعتراضات کے بیان میں

اعتراض: ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہے عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدًا بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ [illegible]

جواب: ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔ [illegible]

لَا یَجْرِیْ عَلَیْهِ زَمَانٌ وَّلَا یَشْتَمِلُ عَلَیْهِ مَکَانٌ [illegible]

[illegible] ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ [illegible]

[illegible]

خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔ ہر جگہ میں موجود ہونا خدا کی شان ہو سکتی ہے [illegible]

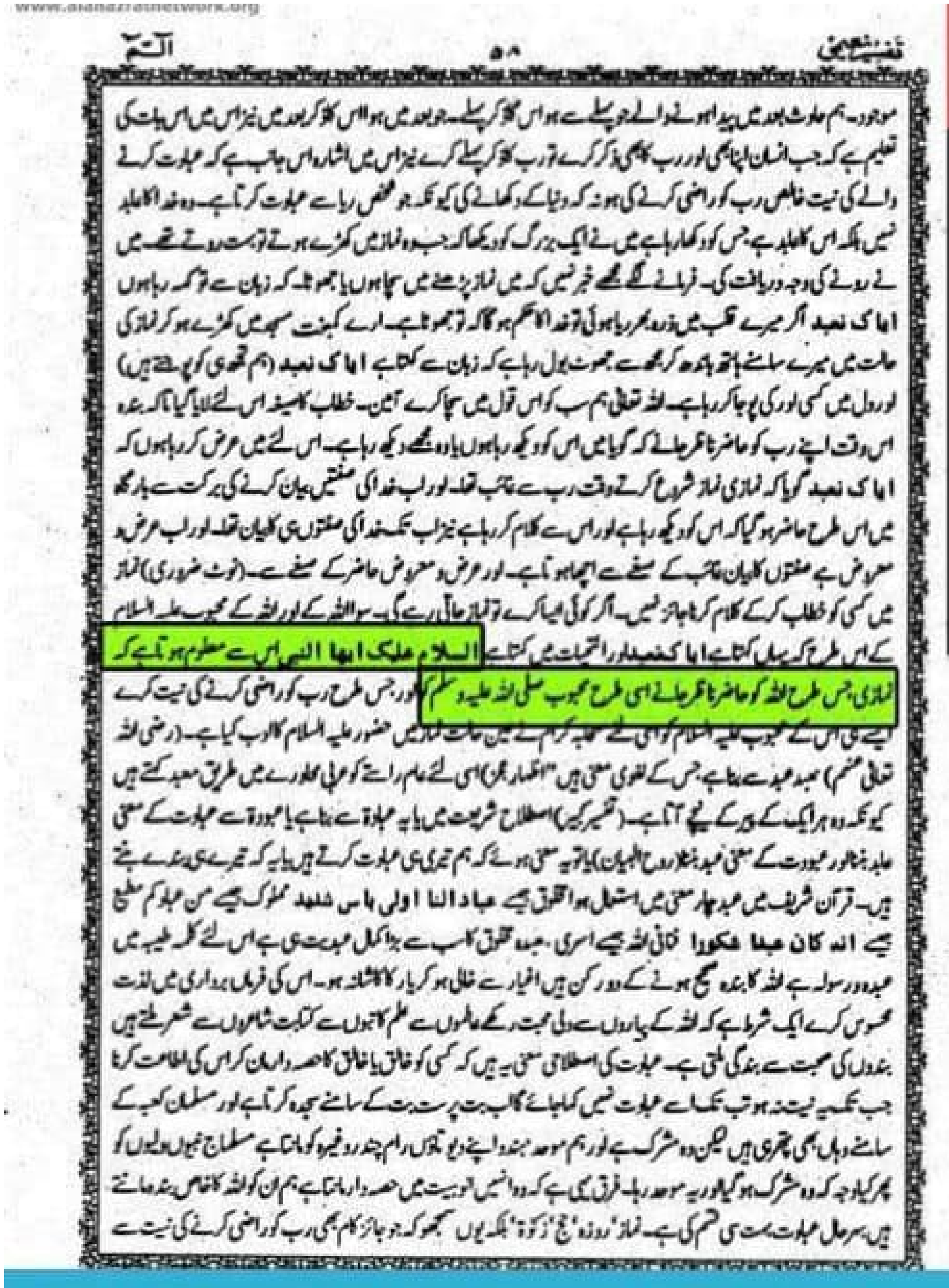

www.alahazratnetwork.org

موجود۔ ہم حادث بعد میں پیدا ہونے والے جو پہلے سے ہو اس کا ذکر پہلے۔ جو بعد میں ہو اس کا ذکر بعد میں نیز اس میں اس بات کی تعلیم ہے کہ جب انسان اپنا بھی اور رب کا بھی ذکر کرے تو رب کا ذکر پہلے کرے نیز اس میں اشارہ اس جانب ہے کہ عبادت کرنے والے کی نیت خالص رب کو راضی کرنے کی ہو نہ کہ دنیا کے دکھانے کی کیونکہ جو شخص ریا سے عبادت کرتا ہے۔ وہ خدا کا عابد نہیں بلکہ اس کا عابد ہے۔ جس کو دکھا رہا ہے میں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے تو بہت روتے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی۔ فرمانے لگے مجھے خبر نہیں کہ میں نماز پڑھنے میں سچا ہوں یا جھوٹا۔ کہ زبان سے تو کہہ رہا ہوں اِیَّاکَ نَعْبُدُ اگر میرے قلب میں ذرہ بھر ریا ہوئی تو خدا الحاکم ہو گا کہ تو جھوٹا ہے۔ ارے کمبخت سچ میں کھڑے ہو کر نماز کی حالت میں میرے سامنے ہاتھ باندھ کر مجھ سے جھوٹ بول رہا ہے کہ زبان سے کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ (ہم تجھ ہی کو پوجتے ہیں) اور دل میں کسی اور کی پوجا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس قول میں سچا کرے آمین۔ خطاب کا صیغہ اس لئے لایا گیا تاکہ بندہ اس وقت اپنے رب کو حاضر ناظر جانے کہ گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں یا وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ گویا کہ نمازی نماز شروع کرتے وقت رب سے غائب تھا اور اب خدا کی صفتیں بیان کرنے کی برکت سے بارگاہ میں اس طرح حاضر ہو گیا کہ اس کو دیکھ رہا ہے اور اس سے کلام کر رہا ہے نیز اب تک خدا کی صفتوں ہی کا بیان تھا اور اب عرض و معروض ہے صفتوں کا بیان غائب کے صیغے سے اچھا ہوتا ہے۔ اور عرض و معروض حاضر کے صیغے سے۔ (نوٹ ضروری) نماز میں کسی کو خطاب کر کے کلام کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی ایسا کرے تو نماز جاتی رہے گی۔ سوا اللہ کے اور اللہ کے محبوب علیہ السلام کے اس طرح کہ یہاں کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ اور التحیات میں کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازی جس طرح اللہ کو حاضر ناظر جانے اسی طرح محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جس طرح رب کو راضی کرنے کی نیت کرے ایسے ہی اس کے محبوب علیہ السلام کو راضی کرنے کی۔ اسی لئے صحابہ کرام نے عین حالت نماز میں حضور علیہ السلام کا ادب کیا ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) عبد عبد سے بنا ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں "انکسار عجز" اسی لئے عام راستے کو عربی محاورے میں طریق معبد کہتے ہیں کیونکہ وہ ہر ایک کے پیر کے نیچے آتا ہے۔ (تفسیر کبیر) اصطلاح شریعت میں یا یہ عبادۃ سے بنا ہے یا عبودۃ سے عبادت کے معنی عابد بننا اور عبودت کے معنی عبد بننا (روح البیان) تو یہ معنی ہوئے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یا یہ کہ تیرے ہی بندے بنتے ہیں۔ قرآن شریف میں عبد چار معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مخلوق جیسے عِبَادًا لَّنَا اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ مملوک جیسے مِنْ عِبَادِکُمْ مطیع جیسے اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا [illegible] جیسے اَسْرٰی۔ عبد مطلق کا سب سے بڑا کامل عبد حضور ہی ہیں اس لئے کلمہ طیبہ میں عبدہ و رسولہ ہے اللہ کا بندہ صحیح ہونے کے دو رکن ہیں اختیار سے خالی ہو کر یار کا ناشناختہ ہو۔ اس کی فرماں برداری میں لذت محسوس کرے ایک شرط ہے کہ اللہ کے پیاروں سے دلی محبت رکھے عالموں سے علم کاتبوں سے کتابت شاعروں سے شعر ملتے ہیں بندوں کی صحبت سے بندگی ملتی ہے۔ عبادت کی اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ کسی کو خالق یا خالق کا حصہ دار مان کر اس کی اطاعت کرنا جب تک یہ نیت نہ ہو تب تک اسے عبادت نہیں کہا جائے گا بت پرست بت کے سامنے سجدہ کرتا ہے اور مسلمان کعبہ کے سامنے وہاں بھی پتھری ہیں لیکن وہ مشرک ہے اور ہم موحد۔ ہندو اپنے دیوتاؤں رام چندر وغیرہ کو مانتا ہے مسلمان نبیوں ولیوں کو پھر کیا وجہ کہ وہ مشرک ہو گیا اور یہ موحد رہا۔ فرق یہی ہے کہ وہ انہیں الوہیت میں حصہ دار مانتا ہے ہم ان کو اللہ کا خاص بندہ مانتے ہیں بہرحال عبادت بہت سی قسم کی ہے۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ بلکہ یوں سمجھو کہ ہر جائز کام بھی رب کو راضی کرنے کی نیت سے

WWW.FACEBOOK.COM/ASWJNOJAWAN